رجسٹرڈ ولیل نمبر ۷۰۰

ضوابط

(۱) عام قیمت سالانہ (سے) ششماہی عہ،
(۲) امرائے عظام سے امتیازی قیمت
پانچ روپیہ (صمہ) سالانہ جو کچھ
عطا کریں وہ عطیہ تصور
ہوگا۔ اور ایسے
حضرات کے
اسمائے گرامی
سرپرستان اخبار
کی فہرست میں
درج ہونگے

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیوں و برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اسکی فضیلت بیان کرنا۔
(۲) آریوں اور عیسائیوں کے حملہ سے اسلام کو بچانا۔
(۳) الزامات کی گرد و غبار کو اسلام کے منور چہرہ سے بدلایل عقلی و نقلی دور کرنا۔
(۴) تاج برطانیہ کی خیر خواہی

پھدی اللہ لنورہ من یشاء

قادیان دارالامان ضلع گورداسپور پنجاب

نور

KHILAFAT LIBRARY

ایڈیٹر شیخ محمد یوسف

جلد (۶) نمبر ۳-۴

نور کے ناظرین کو ضروری اطلاع

شروع اکتوبر ۱۹۱۴ء کو نور کے جن معاونین کرام کا چندہ ختم ہے۔ سال آئندہ کا چندہ وصول کرنے کے لئے یکم اکتوبر ۱۹۱۴ء کا پرچہ بذریعہ وی پی بھیجا گیا ہے۔ نور کے معاونین کرام سے یہ امر پوشیدہ نہیں کہ خاکسار ایڈیٹر نور کا ارادہ سندھ اور راجپوتانہ میں تبلیغ کے لئے جانیکا ہے۔ سندھ اور راجپوتانہ میں اشاعت اسلام کی جسقدر ضرورت ہے وہ بھی خواہان ملت سے پوشیدہ نہیں ہوگی ہندوستان میں اشاعت اسلام کی جسقدر ضرورت ہے وہ کوئی لکی چھپی بات نہیں اور ہم اب تک آنکھیں موند کر اس نظارہ کو دیکھتے رہے یہ صحیح ہے کہ تبلیغ کیلئے باہر جانے پر میری عدم موجودگی میں اچھے اور قابل نائب ایڈیٹر کی ضرورت ہے جو کام کو باحسن وجوہ پورا کر سکے زمانہ نازک ہے کسی اناڑی کے ہاتھ میں اخبار کی باگ ڈور دینا مناسب نہیں۔ ایک قابل ایڈیٹر معقول تنخواہ پر میسر آئیگا۔ تبلیغ کے لئے سفر پر بھی خاکسار کا بہت کچھ خرچ آئیگا۔ درحقیقت یہ ایک قوم اور انجمن کا کام ہے۔ مگر اب وقت کام کرنے کا ہے نا کہ صلاح مشورہ میں وقت گنوانے کا پہلے ہی ہم کافی سے بڑھ کر وقت کھو چکے ہیں۔ میں توکل علی اللہ اس عظیم الشان کام کو اپنے کمزور کندھوں پر اٹھاتا ہوں۔ آپ میرے لئے دعا فرماویں کہ مولا کریم اس کار خیر میں میرا حامی و ناصر ہو۔ میں آپ سے فی الحال کسی اعانت کا خواہاں نہیں ہوں۔ جن لوگوں کے نام یکم اکتوبر کو وی پی کی رسید دی ہے وہ وی پی وصول فرما کر اپنے مجاہد بھائی کے بازوؤں کو مضبوط کریں معتد بہ ٹریکٹوں کی اشاعت کی وجہ سے پہلے ہی میں مقروض ہوں۔ اخبار کی وی پی کی وصولی سے ہی ان اخراجات کو جب تک اللہ چاہے پورا کیا جائیگا۔ سو سب دوست اس موقعہ پر خصوصیت سے وی پی وصول فرما کر اس اڑے وقت میں ایک مجاہد بھائی کی اعانت کریں۔ یہ قومی اخبار جس خلوص قلب و صدق نیت سے پیارے اسلام کی بیجا آوری خدمت میں مصروف ہے وہ ناظرین سے مخفی نہیں۔ اس لئے اپنی ترقی اشاعت کیلئے اسکی تمام امیدیں ہمدردان قوم ہی کی نظر کیمیا اثر سے وابستہ ہیں۔ بلاشبہ ایک ایسے اخبار کی معاونت اور اسکی ترقی میں سعی کرنا گویا ایک قومی فرض سے سبکدوش ہونا ہے اور اپنی مدد آپ کرنے کے مصداق ہے۔ مجھے قوی امید ہے کہ آپ نہ صرف نور کا وی پی وصول فرما کر ہی مجھے دعا اور شکریہ کا موقعہ دینگے۔ بلکہ ایک ایسے وقت میں جبکہ آپ کا مجاہد بھائی باہر تبلیغ پر جانیکے لئے آمادہ ہے آپ اپنے احباب وغیرہ کو خصوصیت کیساتھ نور کی خریداری کے لئے مایل کریں تاکہ نائب ایڈیٹر کی تنخواہ اور اپنے ضروری سفری اخراجات کے بہم نہ ہونے پر ایسے مفید ترین کام کو ادھورا نہ چھوڑنا پڑے۔ میں دیکھونگا کہ کسقدر سعید ارواح اس کار خیر میں لبیک کہتی ہیں۔ آپ میرے لئے دعا فرماویں کہ اس سفر میں اللہ تعالےٰ میرا حامی و ناصر ہو اور مجھے ظفر و نصرت سے واپس لاوے۔ آمین۔

خاکسار:۔ محمد یوسف ایڈیٹر نور قادیان دارالامان

نور پریس قادیان میں باہتمام شیخ محمد یوسف مالک و ایڈیٹر و پرنٹر و پبلشر چھپکر شائع ہوا۔

KHILAFAT LIBRARY

تازہ خبریں

روس اور ترکی کے درمیان جنگ :۔ جس بات کا اندیشہ تھا وہ ایک خاص صورت اختیار کیا چاہتی ہے ۱۴۔ اکتوبر کو لنڈن میں قسطنطنیہ سے ایک تار بدیں مضمون کا پہونچا کہ جرمن جنگی جہاز گوئن کا کپتان ترکی بیڑہ کا کمانڈر مقرر ہو گیا ہے اور یہ کہ وہ روسی بیڑہ متعینہ بحیرہ اسود پر حملہ کرنے کی فکر میں ہے۔ گوئن اب ترکی کا فلیگ شپ یعنی علم بردار جہاز ہے۔ مگر اس کے تمام افسر جرمن ہیں اور جرمن وردیوں میں ہیں۔ ترکی بیڑہ نے زیر کمان جرمن کمانڈر روسی بیڑہ پر حملہ نہیں کیا ہے۔ لیکن اسبات کا سخت احتمال ہے کہ آخر کار ترک بھی جرمنی کے جہانے میں آکر اس تباہ کن الاؤ میں کودنے والے ہیں

روس اور ترکی کی بحری قوت کا موازنہ :۔ قسطنطنیہ سے ٹرکی بیڑہ کے روسی بیڑہ متعینہ بحیرہ اسود پر حملہ کی تیاریوں کی خبر درج ہو چکی ہے۔ اسلئے مناسب ہے کہ دونوں بیڑوں کا موازنہ کیا جائے۔ ٹرکی نے حال میں دو جرمن جنگی جہاز گوئن اور برسلا جرمنی سے خرید کئے ہیں۔ اول الذکر ساڑھے ۲۲ ہزار ٹن وزنی ہے اور اس پر دس گیارہ انچ اور بارہ ۹ انچ کی توپیں ہیں۔ برسلا صرف ساڑھے چار ہزار ٹن وزنی ہے۔ خیر الدین بار بروسہ۔ ترغت رئیس بھی جرمنی سے خریدے گئے تھے۔ ان کا وزن دس ہزار ٹن فی جہاز ہے اس پر چھ گیارہ انچ قطر کی توپیں ہیں۔ مسعودیہ ۹ ہزار ٹن وزنی ہے۔ چار کروزر تیرہ اور اڑتیس سو ٹن وزن کے ہیں کئی گن بوٹ اور پیٹرہیں۔ حمیدیہ ایک اور کروزر ہے اس کے مقابلہ میں روسی جہاز تیرہ تیرہ ہزار ٹن وزنی ہیں۔ ایک دس ہزار ٹن اور ایک ۹ ہزار ٹن وزنی ہے اول الذکر تینوں پر چار چار بارہ انچ قطر کی اور دو جہازوں پر چار چار آٹھ انچ دہانہ کی اور بارہ چھ چھ انچ قطر کی توپیں ہیں۔ سنوپی ۱۰ ہزار ٹن وزنی ہے۔ اس پر چھ بارہ انچ قطر کی اور سو سلاف نو ہزار ٹن وزنی ہے۔ جس پر چار دس انچ قطر کی توپیں ہیں۔ دو سکنڈ کلاس کروزر ۶۶۷۵ ٹن نی جہاز ہیں ترکی بیس تباہ کن اور روس کے ۲۵ ہیں۔ اور دس آبدوز ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ روسی بیڑہ زیادہ زبردست ہے گو گوئن کے پایہ کا بحیرہ اسود میں کوئی روسی جہاز نہیں ہے۔

سرنگیں بچھانا :۔ اطلاع پہونچی ہے کہ جرمنوں نے اینٹورپ کے جنوب میں دریائے شیلٹ میں سرنگیں بچھادی ہیں۔

خبگ الین :۔ پیرس کی ایک مراسلت مظہر ہے کہ مغرب بلجیم میں جرمن سپاہ ہنوز اوسٹنڈ رتھوروت روڈز معین لائن سے نہیں گذری بائیں طرف علاقہ "پیرس" کی حالت بدستور ہے۔ متحدہ افواج نے دریائے لز کے داہنے کنارے کے ایک مقام پر قبضہ کر لیا ہے اور میرس کے قریبی راستوں پر بھی اہم متصرف ہو گئے اور ہیں اور اس سینٹ میل کے اضلاع کے بعض مقامات بھی ہمارے متصرف میں آئے۔

آسٹریا پر ہنگری کا الزام :۔ اہل ہنگری آسٹریوں پر الزام لگاتے ہیں کہ انہوں نے وائسا اور پراگ کے تحفظ کے انتظامات اور مصروفیت میں ہنگری کو بالکل بے پناہ چھوڑ دیا۔

کروزر ایڈن کے رفقاء :۔ سنگاپور کا نامہ نگار ٹائمز آف انڈیا ۱۶۔ اکتوبر کو تار دیتا ہے۔ جہازات مارکوپا پونٹو لورووس (رفقائے کروزر ایڈن) کے لوگ نیانگ میں پہونچ گئے ہیں اور ان کو محبوس کر دیا گیا ہے۔

متحدہ افواج کی پیشقدمی :۔ پیرس میں سرکاری مطبوعہ مراسلت سے منکشف ہوتا ہے کہ تمام محاذ پر محض گولہ باری ہو رہی ہے بائیں جانب پیشقدمی جاری ہے۔ ہمنے جنوب مغرب للی میں فارموس پر قبضہ کر لیا ہے۔

فرنچ سپاہ نے پیرس کی نہر کی طرف جرمن حملے کو پسپا کر دیا

اٹلی اور جنگ :۔ روما میں مستند بیان شایع ہوا ہے کہ وزارت کے تغیر سے اٹلی کی خارجیہ پالیسی میں کوئی فرق واقعہ نہیں ہوا۔ متوفی مارکوئس کے بجائے خواہ کوئی شخص بھی وزیر خارجیہ مامور ہو۔ اٹلی کی پالیسی بدستور رہے گی۔

ریاست پٹیالہ میں کونسل :۔ نوجوان مہاراجہ صاحب پٹیالہ جنگ یوروپ میں شریک ہونے سے پہلے اپنی ریاست کے انتظام کیلئے تین ممبروں کی ایک کونسل مقرر کر گئے ہیں۔ پریذیڈنٹ سردار گورنام سنگھ صاحب ممبران۔ مسٹر چنن لال اور مسٹر حامد حسین۔

سردار گوردت سنگھ جو جہاز کاماگاٹا مارو پر سکھوں کا لیڈر تھا اسکی گرفتاری کیلئے سکھوں نے ایک ہزار روپیہ کا انعام مشتہر کیا ہے

لاہور وغیرہ خالصہ دیوان کیطرح دہلی خالصہ دیوان نے بھی بج بج کے ہنگامہ پر اظہار افسوس کرتے ہوئے سرکاری اشخاص کی کمیٹی کے توسط سے جسمیں سکھ بھی شامل ہوں بے لوثی سے تحقیقات کیضرورت جتائی ہے

دہلی سے ایک سنسنی خیز خبر پہنچی کہ دہلی کو جانیوالی کلکتہ میل جب ۱۹۔ کی صبح کو انبالہ ریلوے اسٹیشن سے روانہ ہوئی تو اسکے انجن پر بم کی قسم کی کوئی چیز پھینکی گئی۔ جس سے یورپین ڈرائیور اور اس کا فائرمین زخمی ہو گئے

ترکی و جنگ یوروپ :۔ قسطنطنیہ سے خبر آئی ہے کہ برطانیہ نے جو ترکی سے کہا تھا کہ گوئن اور برسلا کے جرمن عملہ کو علیحدہ کر دیا جائے۔ ٹرکی نے بالآخر اس درخواست کو ماننے سے صاف انکار کر دیا۔

جرمن کروزر ایڈن کی مستعدی :۔ ۲۱۔ اکتوبر۔ پینانگ کے مشرق میں ۱۲۰۔ میل کے فاصلہ پر پانچ اور جہازات غرق کر دیئے جہاز رانی یہاں مسدود ہو گئی ہے۔ لیکن ایک بحری رپورٹ جو گذشتہ شب شایع ہوئی ہے اسمیں توقع ظاہر کی گئی ہے۔ کہ راستہ چوبیس گھنٹوں کے اندر کھلجائیگا۔ ایڈن اب تک ۱۵ جہازوں کو غرق کر چکا ہے۔ کل نقصان ۲۰ لاکھ پونڈ اندازہ کیا جاتا ہے

نو رسنے ناظرین کو
عید مبارک

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

KHILAFAT LIBRARY

نور قادیان

مورخہ ۱۰۔ اکتوبر ۱۹۱۴ء

کیا حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ ویدوں کے قائل تھے؟

(پرکاش کا ایڈیٹر آنکھیں کھول کر پڑھے!)

سکھوں اور آریہ سماج میں بدقسمتی سے جو باہمی چل رہی ہے۔ اس نے ایڈیٹر پرکاش کو پریشان کر دیا ہے۔ مثل مشہور ہے کہ کسی نے ایک کبڑی عورت سے یہ پوچھا تھا کہ کیا تم یہ چاہتی ہو کہ خدا تمہاری پیٹھ سیدھی کر دے۔ یا یہ پسند کرتی ہو کہ دوسری عورتیں بھی تمہاری طرح کبڑی ہو جائیں۔ بڑھیا نے بڑے غور کے بعد جواب دیا کہ میرے لئے تو یہی ہے کہ تمام عورتیں کبڑی ہو جائیں۔ تاکہ جس نظر سے وہ مجھے دیکھتی ہیں میں بھی اسی نظر سے تمام کو دیکھوں۔ یہ مثال ایڈیٹر پرکاش پر خوب صادق آتی ہے ایڈیٹر پرکاش کو یہ بہت برا معلوم ہوتا ہے کہ جس صورت میں آریہ سماج اور سکھوں میں گتھم گتھا ہے۔ دوسری سوسائٹیاں کیوں الگ تھلگ ہیں۔ وہ اس دنگل میں کیوں نہیں حصہ لیتیں۔ اس مرغوب خواہش کے پورا کرنے کے لئے ایڈیٹر صاحب پرکاش نے ایک نوٹ اپنے ۱۹۔ اسوج کے پرچہ میں درج کیا ہے۔ جو بجنسہٖ نیچے درج ہے۔ وہو ہذا:۔

"آریہ سماجی یا سناتن دھرمی جب کبھی یہ ثابت کرنے کیلئے کہ بابا نانک اور دیگر گورو صاحبان ویدک دھرمی تھے لیکچر دیتے یا ٹریکٹ لکھتے ہیں تو تت خالصہ آسمان سر پر اٹھا لیتے ہیں۔ اور بڑے زور سے اسکی تردید کرتے ہیں۔ لیکن مزائیوں کا اخبار نور قادیان۔ کئی ہفتہ سے یہ ثابت کر رہا ہے کہ حضرت باوا نانک مسلمان تھے" لیکن کیا مجال کہ کوئی سکھ اخبار اس کا جواب دیکر ثابت کرے کہ نہیں وہ مسلمان نہیں تھے۔ تین چار سال گذرے جب لاہور میں مرزائیوں اور سکھوں کی بحث اسی مضمون پر چھڑی تھی۔ تب بھی سکھ مرزائیوں کی اس پوزیشن کا جواب نہیں دے سکے تھے۔ بلکہ آریہ سماج نے ثابت کیا تھا کہ کسی طرح بابا نانک مسلمان نہیں۔ بلکہ ویدک دھرمی تھے نور کے مقابلہ میں سکھ اخباروں کی خاموشی دو امور کو ظاہر کرتی ہے۔ اول یہ کہ یا تو ان کے پاس "نور" کے پیش کردہ حوالجات کا کوئی جواب نہیں +

آریہ اور سناتن دھرمی اصحاب پرتت خالصہ کا اس قدر غصہ اور مسلمان اصحاب کے سوال پر خاموشی کی دوسری وجہ ہو سکتی ہے کہ شاید تت خالصہ بابا نانک کے ہندو یا ویدک دھرمی ثابت ہونیکی نسبت ان کا مسلمان ثابت ہونا زیادہ پسند کرتے ہیں۔ بہرحال خالصہ بہادر کو اس معاملہ پر روشنی تو ڈالنی چاہیئے"

اس نوٹ سے صاف ظاہر ہے کہ ایڈیٹر پرکاش کا منشاء سکھوں کو اشتعال دلانے ہے اور ایڈیٹر پرکاش کی اس پسند طبیعت ایک منٹ کیلئے اس بات کو پسند نہیں کرتی کہ جب ہم مذہبی جنگ لڑ رہے تو قومی میں میں برابر کا حصہ لے رہے ہیں مسلمان کیوں خاموش ہیں ایڈیٹر پرکاش مسلمانوں اور سکھوں کو گتھم گتھا کر کے ایک نیا تماشا دیکھنا چاہتا ہے۔ اور ہمارے دوست کی یہ کوئی نئی خواہش نہیں ہے۔ بلکہ یہ پرانی اور دیرینہ آرزو ہے جسے ایڈیٹر پرکاش وقتاً فوقتاً کسی نہ کسی رنگ میں اسے پورا کرنیکی فکر میں رہتے ہیں چنانچہ گذشتہ سے پیوستہ سال میں لاہور میں جو سکھوں اور مسلمانوں کی باہمی کچھ چلی تھی۔ تو جناب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب بہادر نے ہر دو فریقین یعنے سکھوں اور مسلمانوں کو بلا کر سمجھایا تھا اس وقت عام لوگوں کا تو یہی خیال تھا۔ کہ اس جھگڑے کے حد سے زیادہ طوالت کے بانی یا سکھ ہیں یا مسلمان۔ مگر ایڈیٹر پرکاش نے اکتوبر ۱۹۱۳ء میں لکھا تھا۔ کہ:۔

جب پچھلے سال احمدیوں اور سکھوں میں گورو نانک صاحب کے متعلق جھگڑا اٹھا تھا۔ تب آریہ سماج نے احمدیوں کو وہ جواب دیا کہ پھر احمدیوں نے چوں تک نہ کی"

ایڈیٹر پرکاش کے یہ الفاظ بتصریح اس امر پر روشنی ڈال رہے ہیں۔ کہ احمدیوں کو بُرا بھلا کہنے یا اس جھگڑے کو حد سے زیادہ طول دینے والے دراصل آریہ سماجی تھے۔ مگر نام بدنام ہوا سکھوں اور مسلمانوں کا۔ کیا ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب بہادر لاہور اس امر پر توجہ فرماوینگے

دوم۔ اگر درحقیقت آریہ سماج کو سکھوں کے ساتھ ناش کی صفیدی کے برابر بھی محبت یا یکرنگی ہوتا تو آریہ سماج کبھی بھی سکھوں کے واجب الاحترام پوجنیہ گورو اقدس حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق اپنے سلمہ پانچویں وید یسنے ستیارتھ پرکاش کے ص۳۵۶ کے یہ الفاظ:۔

"گورو نانک جاہتے تھے کہ میں سنسکرت میں بھی پنگ اڑاؤں یہ بات اپنی مان نشٹھا اور اپنی پرکھ باتی (حضرت شہرت) کی خواہش کے بنا کبھی نہ کرتے ان کو اپنی پرنشٹھا کی دھن ادش تھی جب کچھ گیان تھا تو مان پرنشٹھا کیلئے کچھ دبھ بھی کیا ہوگا" کو نکال دیتے۔ آریہ سماج کا ان الفاظ کو نہ نکالنا کیا سکھوں کیلئے بُعد اور فاصل نہیں ہے اور پھر دریں صورت بیچارے پرکاش کے بھولے بھالے ایڈیٹر کا سکھوں کیساتھ محبت کا دم بھرنا کیا یہ ہاتھی کے دانت نہیں ہیں؟"

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ سکھ لوگ اپنے پوجنیہ گورو حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے پریمی اور کادش رکھنے والے کو خوب سمجھتے ہیں۔ مسلمانوں کے دل حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی محبت کیلئے لبریز ہیں۔ وہ حضرت اقدس بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کو ولی اللہ اور خدا کا پیارا بھگت سمجھتے ہیں۔ برخلاف اس کے سوامی دیانند صاحب نے جو حضرت اقدس بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق رائے ظاہر فرمائی ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔

پھر ایڈیٹر پرکاش کو یہ رنج ہے کہ جب ہم بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کو ویدک دھرمی کہتے ہیں۔ تو سکھ چلا اٹھتے ہیں مگر کیا یہ ایڈیٹر پرکاش کا دلی عقیدہ ہے کہ حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ ویدوں کے پیرو تھے۔ نہیں نہیں ہرگز ہرگز نہیں یہ صرف ہاتھی کے دانت ہیں۔ ورنہ ایڈیٹر پرکاش ۳۵ ساون کے پرچہ میں بالبداہت اس امر کو ظاہر کر چکے ہیں۔ کہ شری گورو نانک نے مورتی اور دیوی دیوتا۔ اور ویدوں کا سخت کھنڈن کیا ہے۔ کیا اتنی جلدی ایڈیٹر پرکاش

کو اپنی بات بھول گئی - یہ پرکاش نہیں بلکہ آریہ سماج کے
کالج پارٹی کے آرگن آریہ گزٹ نے بھی اپنے ۸ ستمبر کے
پرچہ میں یہ شلوک درج کرکے
ہم ہاویہ پڑھے وا ودکھاتے ۔ اندر تاش آپ نہ پچھانے
من لکھ کھاوے دوجے بھلاوے
لکھ کہ علی الاعلان اس امر کو ظاہر کر دیا تھا کہ باوا صاحب ویدوں
کے پیرو ہرگز ہرگز نہیں ہیں - تو جب پرکاش اور آریہ گزٹ اس
امر کو بتصریح ثابت کر چکے ہیں کہ باوا صاحب (رحمۃ اللہ) ویدوں
کے پیرو نہ تھے - تو پھر اب ایڈیٹر پرکاش کس منہ سے حضرت
باوا صاحب کو ویدک دھرمی کہہ سکتا ہے اگر پرکاش کا ایڈیٹر گرنتھ
کے پڑھنے سے معذور ہے - تو ہم شری گرنتھ صاحب ویدوں
کے متعلق چند شلوک درج کرتے ہیں - ان کے مطالعہ سے
ایڈیٹر پرکاش پر یہ امر واضح ہو جائیگا کہ جن لوگوں کی زبان سے
مبارک سے یہ الفاظ نکلے ہوں کیا وہ ویدک دھرمی ہو سکتے ہیں؟
راگ سورٹھ
بید پنڈت میل نہ چوکے جے وید پڑھے جگ چار
مطلب - اے پنڈت اگر کروڑ ہا سال ویدوں کا مطالعہ
کرے تو بھی گناہوں کی آلائش سے پاکیزگی میسر نہیں آسکتی
پھر فرماتے ہیں -
پڑھ رے سگلے وید نہ چوکن بھید
تمام ویدوں کو پڑھ بھی مگر دلکی دبدہ دور نہیں ہوگی - پھر فرماتے ہیں
پڑھ پڑھ پنڈت مونی تھکے ویدوں کا ابھیاس
ہر نام چیت نہ آوے نہ نہچ گھر ہوئے داس
مطلب - بڑے بڑے رشی اور منی بھی ویدوں کو پڑھ
پڑھ کر تھک گئے - ناہی تو انہیں خداوند تعالیٰ کی معرفت میسر
آئی - اور نہ ہی نجات کو معلوم کیا - پھر لکھا ہے -
جن کی لوہر چہرن لاگی
تے بیدن سے بہے تیاگی
مطلب - جنکی محبت خدا سے ہوگی - انہوں نے ویدوں
کو تیاگ دیا "

امید ہے کہ ان شلوکوں سے ایڈیٹر پرکاش کی اچھی طرح
تسلی ہو جائے گی کہ حضرت باوا صاحب ویدوں کے پیرو نہ
تھے - اور اگر کوئی شک و شبہ کی گنجائش ہو تو ہم اور بھی بہت
سے حوالجات پیش کرنے کے لئے تیار ہیں -

باقی رہا ایڈیٹر نور کا حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کو
مسلمان ظاہر کرنا - سو صرف میں ہی حضرت باوا نانک کو
مسلمان نہیں کہتا - بلکہ ایڈیٹر پرکاش بھی اپنے ۱۹ اسوج
کے پرچہ صفحہ ۷ کالم اول میں جلی حروف سے حضرت باوا
صاحب کا مسلمان ہونا ظاہر کرتا ہے - چنانچہ لکھتا ہے کہ
"گورو نانک دیو کی جنم ساکھی میں قرآن اور حضرت محمد
(صلے اللہ علیہ وسلم) کی تعریف کے پل باندھے ہوئے ہیں -
اب ایڈیٹر پرکاش ہی غور کرے کہ جب ویدوں کے متعلق
حضرت باوا صاحب کی یہ رائے ہو اور برخلاف اس کے
قرآن کریم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف کے پل
باندھے ہوئے ہوں اب ہم ایسے شخص کو مسلمان کہیں یا
ویدک دھرمی؟

KHILAFAT LIBRARY

مقدمہ سازش دہلی کا فیصلہ

مسٹر ہیرن خاص جج دہلی کا فیصلہ ۵ - اکتوبر کو سنایا - ملزمان جیل خانہ سے عدالت
میں طلب کئے گئے - کچہری کی سڑک پر مسلح پولیس متعین تھی
اس وقت عدالت میں صرف دو یورپین یا ہندوستانی موجود
تھے جو پہلے داخلہ کے ٹکٹ حاصل کر چکے تھے - ملزموں
کے وکلاء لالہ جگل کشور - لالہ شیو نرائن - لالہ رگھناتھ سہائے
اور بابو ایس - این - بوس حاضر تھے - صاحب جج ٹھیک
تین بجے عدالت میں تشریف لائے - اور مقدمہ مادہ ہائے
آتشگیر کے متعلق پہلے حکم سنایا - اسیروں کی رائے سے اتفاق
کر کے عدالت نے امیر چند کو زیر دفعہ ۵ - قانون مذکور مجرم
قرار دیا - اور اودھ بہاری کو زیر دفعہ ۶ - اعانت کا مجرم ٹھہرایا
اور دونوں کو بیس بیس سال عبور دریائے شور کی سزا دی -
مقدمہ سازش بم کے متعلق عدالت نے بسنت کمار کو قصوروار
قرار دیا - مگر اس کی جوانی پر رحم کر کے اس کو حبس دوام بعبور
دریائے شور کی سزا دی - مگر مالکند - امیر چند اور اودھ بہاری
کو سازش بم کا مجرم قرار دیکر سزائے موت کا حکم سنایا گیا - بلراج
اور ہنونت رائے ان دونوں کو بھی عمر قید کی سزا دی گئی ان
کے سوائے پانچ ملزم یعنے چرنداس - رگھبر شرما - منولال -
خوشی رام اور لال بہاری بری کئے گئے - اور دینا ناتھ - سلطان چند

جنگ ایسن اور انگریزی سپاہ

ٹائمز کا فوجی نامہ نگار رقمطراز ہے
کہ اپنے سپاہیوں کو کامل
آرام کرنے اور ستانے کا موقعہ دینا ممکن پایا گیا ہے - رسد
باقاعدہ ہے - سپاہ بجائے خستہ ماندہ ہونے کے
بہ نسبت اس وقت کے جبکہ اس نے دریائے ایسن کو
عبور کیا تھا - اب اچھی حالت میں ہے - جرمنوں کی کیفیت
ناگفتہ بہ ہے

پراسرار جرمن قیدی

سٹیٹسمین کو ایک
خاص تار پہنچا ہے کہ ایک اسیر جنگ جو کارپورل کی وردی
میں تھا پکڑ کر لایا گیا - اس سے دیگر قیدی بڑے اعزاز
و تکریم سے پیش آئے - معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی بڑا شخص ہے
اس کی گرفتاری کے بعد جرمنوں کے قیدیوں کے تبادلہ
کی خواہش ظاہر کی - اور اس بارہ میں جد و جہد کا کوئی دقیقہ
اٹھا نہ رکھا - مگر حلیم افسروں نے نہ مانا -

قیصر جرمنی کا جوش و خروش

ٹائمز کو ایک معتبر
ذریعہ سے قیصر جرمنی کا ۱۹ اگست کا حکم ملا ہے جسے اس نے
اخبار میں چھاپ دیا ہے وہ یہ ہے -

یہ میرا شاہی و شہنشاہی حکم ہے کہ سر دست تم اپنی قوتوں
کو ایک واحد مقصد کے لئے مجتمع کرو - یعنی تم اپنی تمام ہنرمندی
اور بری سپاہ کی بہادری دغاباز انگریزوں کے قلع قمع کرنے
میں صرف کر ڈالو "

مثل مشہور ہے کہ جب کتیہ کی موت آتی ہے تو وہ کسی
حمدہ جگہ جا کر پیشاب کر دیتی ہے - سو یہی حالت جرمن کی ہر
ضرر کا سر ہمیشہ نیچا ہوتا ہے - ایک طرف تو جرمنی کو
پٹتے ہوئے بار نہیں آتی - دوسری طرف یہ دنیک ہیوپٹری
میں سوکر شیش محلوں کی خواب اسی کا نام ہے -

نوٹ کے خریدار غور سے پڑھیں - شروع سے لیکر آخر
تک نور کے خریداروں کی چٹیں چھپنے کے لئے لکھی جا رہی
ہیں - جن دوستوں کو اپنے پتوں میں کچھ اصلاح کرانی مطلوب
ہو وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر دفتر نور میں اس قسم کی اطلاع
بھیجدیں تاکہ ان کا پتہ وغیرہ درست کیا جاوے (مینجر)

ہ پہلے ہی سرکاری گواہ کے رہا ہو چکے تھے - ممکن ہے کہ بعض لوگوں کے نزدیک سزائیں سخت ہوں - مگر امید ہے کہ عدالت اپیل میں اور بھی بعض ملزموں سے رحم کا سلوک کیا جائیگا "

آریہ سادھوں کی بیداری

گو یہ سچ ہے کہ آریہ دھرم بحیثیت مذہب کے ہر دل عزیز نہیں ہو سکتا۔ اور تو اور آریہ لوگ بھی اسے اچھی طرح محسوس کر رہے ہیں۔ پچھلے دنوں جب ستیارتھ پرکاش کا انگریزی ترجمہ ولایت بھیجنے کا سوال پیدا ہوا تو آریہ اخبارات نے چیخ چیخ کے بعد یہ فتویٰ دیا تھا کہ ستیارتھ پرکاش کو ولایت نہ بھیجا جاوے۔ کیونکہ اس کی تعلیم وہاں کی آب و ہوا کے موافق نہیں۔

مگر تاہم آریہ دوستوں کی چستی اور بیداری کو ہم نظر انداز نہیں کر سکتے۔ اخبار ریویو لکھتا ہے:۔ کہ

"ماہ اکتوبر کے شروع ہفتہ میں شردھانند سوامی سروانند جی کی کٹیا واقعہ چنڈولی ضلع علیگڈھ میں آریہ سماج کے سنیاسیوں کی ایک کانفرنس ہوگی۔ جس میں تمام دنیا میں ویدک دھرم پرچار کے وسایل پر غور کیا جاویگا۔ ہم اس تحریک کو نہایت خوشی اور مسرت سے دیکھتے ہیں۔ اور دل سے چاہتے ہیں کہ اسے نمایاں کامیابی ہو۔ اس میں شامل ہو کر اپنے اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہیئے اور سنیاسی جو گرہستی لوگوں کے نیچے دب رہے ہیں۔ ان کو اپنی پوزیشن کا خیال کر کے دنیا بھر میں ویدک دھرم کا ناد بجا دینا چاہیئے۔"

سناتن دھرمیوں میں جھگڑا

پنجاب میں جسقدر سوسائٹیاں ہیں۔ وہ سب کی سب ایک یا دوسرے رنگ میں باہمی کٹا چھنی میں مشغول ہیں۔ لے دے کر سناتنی اس سے الگ معلوم ہوتے تھے۔ مگر زمانہ کی آب و ہوا ان پر بھی اثر دکھلائے بغیر نہیں رہ سکی۔

کچھ دنوں سے دیانند نامی کوئی سناتنی پنجاب میں لیکچر دے رہا ہے۔ پہلے سناتن دھرم پرچار میں اسکی بڑی تعریف ہوتی رہی۔ مگر جب سناتن کے ایڈیٹر نے یہ دیکھا کہ میرا رنگ پھیکا پڑ گیا ہے تو اس کے برخلاف لکھنے میں مشغول ہے۔ چنانچہ وہ اپنے تازہ نمبر میں لکھتا ہے:۔ کہ

"یہ سوامی دیانند کا منشا تھا کہ ہم لوگوں کے دل و دماغ پر قبضہ کر کے اور سناتن پرچار کو اپنے ہاتھ میں لیکر خوب روپیہ کمائیں۔ اور لیڈری کا دم چھلا لگا کر سبھاؤں کی جہاں نوازیوں کا لطف اٹھائیں۔"

اس مضمون کے خاتمہ پر ایڈیٹر سناتن دھرم پرچار نے سناتن دھرمیوں سے اپیل کی ہے کہ وہ گروؤں کے خوفناک چکر میں نہ آکر ایسے لوگوں کے خونخوار ہاتھوں سے فوراً بچ جائیں۔ جو کہ اپنی چال سے الگ دماغ اپنے قبضہ میں کر کے پنجاب میں بھی مٹھ بنانا چاہتے ہیں۔

سوامی دیانندجی۔ اے پرمنشی رلیارام نے جو الزام لگائے ہیں وہ بہت خوفناک اور قابل افسوس ہیں امید ہے کہ وہ اس کا ترکی بترکی جواب دیکر ثابت کرینگے کہ وہ کونسی اصلی وجوہات ہیں جنکی بنا پر منشی رلیارام ان کے مٹھ میں شامل نہیں ہو سکا۔

KHILAFAT LIBRARY

ایک سابق وزیر جنگ میدان میں

خبر آئی ہے کہ سابق وزیر جنگ کرنیل سیلی جنہیں اسٹرکے جھگڑے میں اپنے عہدہ سے مستعفی ہونا پڑا تھا۔ میدان جنگ میں چلے گئے ہیں یہ پہلا موقعہ ہے کہ ایک وزیر جنگ نے جنگ کیلئے اپنی خدمات پیش کی ہیں۔ کرنیل سیلی بہت عرصہ تک فوجی خدمات سرانجام دیچکے ہیں۔ کرنیل سیلی نے ۱۸۹۶ء میں بیرسٹری کا امتحان بھی پاس کیا تھا ۱۹۰۶ء میں وہ پارلیمنٹ میں لبرل ٹکٹ پر کنسرویٹو کے داخل ہوئے۔ لیکن مسٹر چرچل اور لارڈ اسٹنگفرڈ کی طرح وہ فری ٹریڈ کے سوال پر لبرل فریق میں شامل ہو گئے ۱۹۰۹ء وہ نوآبادیوں کے انڈر سکرٹری بنائے گئے۔ اس کے بعد بورڈ آف ٹریڈ میں بھیجے گئے۔ اور لارڈ کالیٹن کے جگہ خالی کرنے پر وزیر جنگ بنائے گئے۔

روئی کو کوئی نہیں پوچھتا

جنگ کی وجہ سے تجارت کے اکثر کا بازار سرد ہے۔ صرف مدراس کے صوبہ کے اضلاع سے ۲۵ ہزار گٹھے روئی کے آتے ہیں۔ جنکی قیمت اندازاً ۳۷ لاکھ پچاس ہزار روپیہ ہے۔ لیکن یہ سب گٹھے بیکار پڑے ہیں۔ چونکہ کام بند ہیں۔ ہزاروں مزدور اور کلرک مارے مارے پھرتے ہیں

ممالک غیر کے تاروں میں نئی ترمیم!!

ڈائرکٹر جنرل محکمہ ٹیلیگراف کلکتہ نے حال میں ہی ایک سرکلر کے ذریعہ پبلک کو اطلاع دی گئی ہے کہ عارضی طور پر ۲۲ ستمبر سے جو غیر ممالک کی تاریں ہندوستان سے باہر جاویگی ان کی عبارت کا ہر ایک لفظ دس حروف کا مجموعہ شمار کیا جاویگا۔ تجارتی کاروبار کے متعلق الفاظ پانچ حروف کے الفاظ شمار ہوں گے مثلاً Cafe کار و باری

تاروں میں پہلے اور آخیر کے حروف مجموعہ ایک لفظ خیال کیا جاویگا۔ تار حسب دستور سابق دی جایا کریگی۔ مگر تار روانہ کرنے والے کو اپنے تار کا ہر ایک سوال حروف خود سلک کر دینا چاہیئے۔ تاکہ تار کی روانگی میں دیر نہ ہو۔ مثال کے طور پر جنکے حروف کی تعداد نو ہے ہو۔ جس میں پانچ لفظ ہیں کے ہوں۔ اور بارہ لفظ دوسرے جنکے حروف کی تعداد نو ہے ہو میں ہیں کہ دستخط بھی شامل ہوں انکی اجرت چودہ الفاظ کی چارج ہوگی۔

زیادہ سود کا انسداد

بعض دوسرے امور کیطرح سرکار کثرت سود کا بھی انسداد کرنا چاہتی ہے اور اس مطلب کے لئے گورنمنٹ ہند نے لوکل گورنمنٹوں اور پبلک جماعتوں سے رائے دریافت کی تھیں کہ یہ مدعا بہ آسانی کس طرح حاصل ہو سکتا ہے کہ سود خوار لوگ غیر معمولی سود کی وصولی کیلئے سرکاری عدالتوں سے کام نہ لے سکیں۔ اس بارے میں برا کے چیمبر آف کامرس نے گورنمنٹ کی تائید کی ہے۔ مالی گورنمنٹیں اور انجمنیں بھی امید ہے تائید ہی کرینگی۔ کیونکہ بظاہر کوئی شخص گوارا نہیں کرتا کہ سود خواروں کو سختی کا موقعہ دیا جائے اور جب یہ تحریک بھی خود سرکار کیطرف ہو تو کس کا سر پھرا ہے کہ اس کی مخالفت کرے۔

اسلام کے اصول جنہیں دانائی اور حکمت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے اس نے سرے سے سود کو ہی اڑا دیا۔ کیونکہ سود محبت اور ہمدردی کے کاٹنے کی قینچی ہے۔

امیدواران سول سروس اور جنگ

انڈیا آفس نے ان امیدواروں امتحان سول سروس کی جو فوج کے ساتھ ہیں۔ میعاد امتحان و عمر میں مزید رعایت کا اعلان کیا ہے جو ۱۹۱۵ء سے ۱۹۱۷ء تک کے قابل

شرکت اصفہان امیدواران سے تعلق رکھتی ہے

جرمن جہازوں کی گرفتاری

صیغہ بحر اعلان کرتا ہے کہ ایچ ایم کروزر کیمبر لینڈ نے دریائے کیمرون کے پرے دو جرمن کے آٹھ جہازات اور ہمبرگ امریکہ کمپنی کا ایک جہاز گرفتار کیا۔ ان کا کل وزن ۳۰۹۱۵ پونڈ ہے سینز گینوٹ سوڈن بھی گرفتار ہوگیا ہے۔ توقع کیجاتی ہے کہ بہنے والا گھاٹ اور برزو جن الزبتھ جو غرق کر دیئے گئے ہیں۔ وہ پھر تیار لئے جائینگے۔

اٹلی کا کیا ارادہ ہے

روما کا تار منظر ہے کہ مختلف پارلیمنٹری پارٹیوں کے جلسہ میں بذریعہ زرولیوشنوں کے گورنمنٹ کے اس رویہ پر اس شرط سے پسندیدگی ظاہر کیگئی کہ اٹلی کی بے تعلقی سے اطالوی فوائد کو نقصان نہ پہنچنے پائے۔

ماہی گیری کی دو اطالوی کشتیاں اطالوی ساحل کے پرے ایڈریاٹک میں سرنگوں سے ٹکرا کر غرق ہوگئیں ۱۸ آدمی جو انپر سوار تھے غرق ہوئے۔ اٹلی نے آسٹریا کو کئی روز سے توجہ دلائی ہے کہ وہ آئندہ اس قسم کے حادثات کے وقوع میں آنیکا انتظام کرے۔

رپورٹ ہوئی ہے کہ ایک اطالوی تار پیڈو کشتی ڈمنیں اومکا جیو کے مابین سرنگ کے ٹکرا کر غرق ہوگئی۔ بحر ایڈریاٹک میں اٹلی کی ماہیگیری کی تجارت کو سخت نقصان پہونچ رہا ہے اٹلی میں عام طور پر خواہش کی جاتی ہے کہ اسٹریا سے اس بارہ میں اطمینان حاصل کیا جائے۔

ترکی کے نئے جہازات کے متعلق وائیسرائے کا اعلان

چونکہ آغاز جنگ کے موقعہ پر انگلستان میں دو زیر تیاری ترکی جہازوں کے روکے جانے کی جبر بہت غلط فہمی پھیلانے کا باعث ہوئی ہے۔ بنا بریں حضور وائیسرائے مندرجہ ذیل واقعات مشتہر کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ چونکہ جنگ کے موقعہ پر قومی تحفظ کے اہم فرض کو مدنظر رکھتے ہوئے گورنمنٹ اپنے اختیار سے بادل ناخواستہ ان دو ترکی جہازوں کا چالیٹ لینے پر مجبور ہوئی۔ جو انگلستان میں بن رہے تھے۔ اور اس وقت تک دولت عثمانیہ کو حوالے نہ کئے گئے تھے ہز میجسٹی گورنمنٹ نے نہ صرف انکی پوری قیمت پیش کی اور جنگ کے بعد انکے واپس کر دینے یا ایسے ہی نئے جہازات مہیا کرنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ بلکہ دوران جنگ میں انکو استعمال کرنے کا معاوضہ ادا کرنے پر بھی آمادگی ظاہر کی۔

KHILAFAT LIBRARY

جاپان کا نیا اعلان

۔ ٹوکیو میں سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے کہ جاپانی بیڑے کی سپاہ کا کچھ حصہ ساحل پر اترا ہے اور ایک دستہ نے ٹسنگ ٹاؤ کے نواح میں لاؤشی کے بندرگاہ پر قبضہ کر لیا۔ چار میدانی توپیں جو جرمن چھوڑ گئے تھے ہاتھ آئیں۔ جاپان تھوڑی سی سپاہ سے اس مقام پر قابض ہے

ہندوستانی سپاہ و جنگ کے متعلق سابق کمانڈر انچیف کی چٹھی!!

سابق کمانڈر انچیف ہند جنرل سر اومور کریگیہ نے ٹائمز کو ایک چٹھی لکھکر تحریک کی ہے۔ جو ہندوستانی سپاہ آجکل یوروپ میں جنگ پر ہے اسکی عدم موجودگی میں ان کی جائداد کے خلاف جہاجنوں اور سوداگروں کی کارروائی ملتوی رکھی جاوے۔ واقعی تجویز بہت معقول ہے اس سے سپاہی اپنی عدم موجودگی میں جہاجنوں کی کارروائی سے بیفکر رہیں گے۔

ایڈن شیطان کیطرح بھاگا

ایڈن نے جب ریبر یا کو چار گولوں سے غرق کیا۔ تو ناظرین میں سے ایک نے جرمنوں کی ادنے نشانہ بازی پر ریمارک کیا جرمن افسر نے جواب دیا۔ کہ اگر ایڈن کو کسی نے پکڑا تو وہ انگریز ہوگا۔ کیپٹن ایسڈیل نے جرمن افسر سے پوچھا کہ اس وقت وہ کیا کرے گا۔ وہ بولا کہ ہم شیطان کیطرح بھاگ جائیں گے۔ ایڈن لڑائی کے لئے موزون نہیں۔ نوٹل جو مالٹا سے رنگون آرہا تھا۔ آخری جہاز تباہ کیا۔ ایڈن کے

ترکستان سے کلمبو میں تمام جہازی کاروبار مسدود ہے۔ کسی جہاز کو مشرق سے مغرب کو جانیکا مشورہ نہیں دیا جاتا۔ کل تجارت کا مشرقی راستہ محفوظ ظاہر کیا گیا ہے اور مشرق کو جانیوالے جہازات روانہ ہوگئے ہیں۔ یہ تمام برٹش جہاز تھے۔ گرینھول آج چار مفروق جہازوں کے آدمیوں کو لیکر رنگون پہنچا۔ بورنک جسپر ویلز کا کوئلہ لدا ہوا تھا اسے ایڈن نے روک لیا

برہما کی تجارت پر جنگ کا اثر

موجودہ جنگ کا ایک قابل تاسف امر یہ ہے کہ برہما کا اس وقت نہ صرف ہندوستان بلکہ تمام دنیا سے رستہ تعلق منقطع ہوگیا ہے کیونکہ جرمن کروزر ایڈن کی گرد آمدی سے جہازوں کو کہیں آنے جانے کی جرأت نہیں ہوتی۔ گذشتہ دو ہفتوں سے ہندوستان اور برہما کے مابین ڈاک کی آمد و رفت بھی مسدود ہوگئی ہے اور کسی تجارتی جہاز کو بندرگاہ سے روانہ ہونیکی اجازت نہیں دیجاتی جسکا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ برہما کی بحری تجارت بند ہوگئی ہے۔ پیناٹک سے ایک جیپی جہاز اور انگلستان سے ہنزادہ نامی جہاز کے سوا۔ اور کوئی سیٹمر ۱۵۔ ستمبر سے یہاں نہیں پہنچا۔ برہما کی علیحدگی پر رنگون ٹائمز ریمارک کرتا ہوا رقمطراز ہے کہ جنگ نے ابھی سے ہمیں دو اہم سبق دیئے ہیں۔ اول تو یہ کہ خواہ جارحانہ اغراض سے ہمارے بحری وسایل کیسے ہی وسیع ہوں مگر دوران جنگ میں بحری تجارت کی حفاظت کیلئے گرداوری اور نگہبانی کرنیوالا بیڑا کافی طاقتور نہیں آغاز جنگ کیوقت ہمیں معلوم نہ تھا۔ کہ بحری راستوں کے تحفظ کے لئے ہندوستانی کافی جنگی جہازات نہیں رکھتا۔ ہمارا بحری ساحل جس میں ہندوستان بھی داخل ہے اور ہماری نوآبادیات کی سلطنت اس قدر وسیع و فسیح ہے کہ ایڈن جیسے حادثات کا وقوع میں آتے رہنا لازمی ہے انکی روک تھام کا کافی انتظام نہ ہو۔ جیسے بحر شمال میں تین چار کروزروں کی تباہی اور ہماری تجارت کا عارضی طور پر مسدود ہو جانا ہی دنیا کی سب سے بڑی بحری سلطنت سے طرح جنگ ڈالنے میں دشمن کا پہلا مدعا ہے۔ اس طرح وہ ہمارے اقتصادی پہلو کو سخت نقصان پہونچانا چاہتا ہے۔

ہندوستان ہر سال ایسٹ انڈیز کے بحری سکوڈرن کیلئے ایک لاکھ پونڈ انگلستان کو دیتا ہے۔ نوآبادیاں تین لاکھ پندرہ ہزار پونڈ

سالانہ دیتی ہیں۔ بقیہ خرچ خزانہ انگلستان سے پورا کیا جاتا ہے۔ اس قلیل روپیہ دینے کا یہ مدعا ہے کہ برٹش ہیبغہ بحر ہائے بحری تجارتی راستے کی بخوبی حفاظت کرے۔ اور اس غرض سے ہمیں گراں خرچ بیڑا نہ رکھنا پڑے۔

بج بج کا ہنگامہ

سٹر مالکم میجر لوماکس ڈسٹرکٹ لوگو سوپرنٹنڈنٹ مشرقی بنگال سٹیٹ ریلوے جو بج بج کے ہنگامہ میں ریوالور کی گولی کا نشانہ ہو کر ہلاک ہوئے تھے۔ ان کی تدفین لوئر سرکلر روڈ کے قبرستان میں پنجشنبہ کی شام کو فوجی اعزاز سے عمل میں آئی۔

جہاز کماگاٹا مارو کے مسافروں نے جو پنجاب کے سکھ تھے کلکتہ میں جو فساد کیا۔ ہنگامہ مذکور میں بیس آدمی ہلاک اور بارہ زخمی ہوئے۔ گورنمنٹ بنگال اس نقصان جان پر سخت اظہار تاسف کرتی ہے۔ وہ ان لوگوں کو جو طویل بحری سفر سے تہیدست ہو چکے تھے۔ سرکاری خرچ پر اپنے گھروں کو بھیجنا چاہتی تھی۔ نیز گورنمنٹ کو علم تھا کہ جہاز مذکور کے بعض مسافروں میں سخت پولٹیکل بیچینی پھیلی ہوئی ہے۔ اور گورنمنٹ پنجاب کے اتفاق رائے سے قرار پایا تھا کہ ان کو فوراً اور براہ راست وطن کو بھیج دیا جاوے کسی کو ذرا بھی شبہ نہ تھا کہ پارٹی مذکور مسلح ہے اور وہ بلا وجہ اودھم مچائے گی۔

سرز ڈیڈک بلیڈے جو ہنگامہ میں مجروح ہوئے تھے۔ انکی حالت اچھی ہے۔ اور وہ پولیس کو سپاہ کی معیت سے مفرور مفسدین کی گرفتاری کی ہدایات دے رہے ہیں۔ زخمی پولیسمین صحت یاب ہو رہے ہیں۔

دو ایڈن

یہاں یقین کیا جاتا ہے کہ جرمن کروزر کونگبرگ نے بھی اپنا نام ایڈن رکھ لیا ہے۔ تاکہ جو کروزر ان دونوں کے متلاشی ہیں ان کو پریشانی لاحق ہو۔ یہاں کی بندرگاہ میں اس کثرت سے جہاز پڑے ہیں کہ بعض سٹیمروں کو باہر ٹھیرنا پڑا ایڈن اب تک تین شہروں کی کر چکا ہے۔ پچھوٹی کی جب موت آتی ہے تو پر نکل آتے ہیں۔ اسی طرح ایڈن بھی آجکل کا سی جہان نظر آتا ہے۔

گرانی غلہ کا تدارک

جنگ کے چھڑتے ہی جہازوں نے غلہ کا رخ چڑھا دیا۔ جس سے لوگوں میں حیرت کا ہونا ضروری تھا۔ چنانچہ اب گورنمنٹ نے اس طرف توجہ کی ہے۔

امرتسر کے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے خاص اعلان کے ذریعہ لوگوں کو مطلع کیا ہے کہ وہ بغیر کسی خاص وجہ سے اناج گراں نہ کیا جائے۔ ایسی ہدایت لاہور کے صاحب ضلع نے بھی فرمائی ہے۔ جو اس بات کی دلیل ہے کہ غریبوں کو گرانی اجناس سے جو تکلیف ہونے کا اندیشہ ہے اسے حکام محسوس کر کے اور رفع کرنے کے درپے ہیں۔ جس کیلئے غریب رعایا کو حکام کا شکور ہونا چاہیئے۔

آجکل کیسے کام کی ضرورت ہے

پیغام صلح لکھتا ہے کہ کیا کسی مولوی نے پچاس پچاس کوس کے فاصلہ پر پیدل سفر کر کے اور سامان خورش نہ پاکر صحابہ کرام کی طرح پتے چبا کر کام کرنیکی زحمت کبھی گوارا فرمائی؟ اور ان دیہاتوں میں پہنچکر جہاں کے مسلمان آریوں کے پنجے میں گرفتار ہوتے جاتے ہیں۔ کبھی اپنے مواعظ حسنہ سے اسلامی خدمت انجام دی یا نہیں؟ اسلام کے متعلق ہر ایک دشمن اسلام نے غلط فہمیاں پھیلانے کسر نہیں رکھی۔ اب وقت ہے کہ مسلمان واعظوں کی تمام تر کوششیں اسلام کا اصلی چہرہ دنیا کے سامنے پیش کرنے میں صرف ہوں اس وقت اشاعت اسلام سے بڑھکر اور کوئی کام نہیں ہے۔ کیونکہ ؎

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواج یزید
دین حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدین

تو یہ درست ہے کہ آجکل زمانہ یا قیس بنانے کا نہیں۔ بلکہ کام کا ہے۔ اگر مسلمان عمل اور کام کو مقدم رکھتے تو آج ہم مسلمانوں کو آریوں اور عیسائیوں کی بھینٹ ہوتے نہ دیکھتے مگر اب بھی کمر ہمت کو چست کیا جائے تو کچھ بگڑا نہیں۔ اسلام ایک زندہ صداقت ہے۔ ڈبیہ میں چھپا ہوا لال ہے۔ صرف ڈھکنا اٹھانے کی دیر ہے۔ اپنی نورانی کرنوں سے عالم کو منور کرے گا۔

اشاعت اسلام اور مسلمان رؤساء

ہم دیکھتے ہیں کہ سیر تفریح وغیرہ کے کاموں میں مسلمان رؤساء پانی کی طرح روپیہ بہاتے ہیں۔ بعض مسلمان ریاستوں میں شعراء چند منٹوں کی خوش گپی یا تفریح طبع کے لئے ہزاروں روپیہ حاصل کرتے ہیں۔ مگر یہ بہت ہی کم سننے میں آیا کہ فلاں ریاست کے رئیس یا نواب نے اشاعت اسلام کیلئے اس قدر روپیہ دیا اس وقت اشاعت اسلام کی جسقدر ضرورت ہے وہ کوئی پوشیدہ بات نہیں ہے۔ آریہ اور عیسائی جسطرح خام حقیدہ مسلمانوں کو دائرہ اسلام سے دور لے جا رہے ہیں اور ملک کے مختلف حصص میں جسطرح رام سنگھ اور بھوپ سنگھ اسلام والے مسلمان ملتے ہیں۔ وہ بھی خواہان ملت کی توجہ کو خصوصیت سے کھینچتے ہیں۔ مگر ہمارے امراء اور رؤساء نے تو آجکل صرف اسبات کو زندگی کا مقصد ٹھہرایا ہے۔ کہ کوئی خوشامدی آگیا۔ اور اس نے حضور کے آگے زمین و آسمان کے قلابے ملا دیئے۔ اور حکم ہو گیا کہ اسے اتنے ہزار روپیہ خزانہ سے دیدو اور بس۔ کیا مجال کہ دینی کاموں میں حصہ لینے کی توجہ ہو۔ کیا مسلمان رؤساء کے لئے یہ امر قابل توجہ نہیں۔ کہ ایک ہندو رئیس ریاست تو قرآن کریم کا ہندی ترجمہ کرنے پر آمادہ ہے۔ اور قرآن کریم کا ہندی ترجمہ کرنے پر آمادہ ہے اور مسلمان رؤساء صرف شعر و شاعری میں مزے لوٹ رہے ہیں

KHILAFAT LIBRARY

ایڈن کے متعلق غلط افواہ سے مدراس میں پریشانی!!

پٹرک فارکار تو پچی متعلق مدراس دی الیژر

توپخانہ کل کمشنر پولیس کے سامنے پیش کیا گیا۔ جس نے اس پر سوسائٹی کے امن کے لئے خطرناک شخص ہونے کی بنا پر مقدمہ دائر کرنے کا حکم دیا۔ توپچی مذکور پر الزام لگایا گیا ہے کہ شنبہ کے سہ پہر کو یہ وردی پہنے ہوئے ایک باغ میں گیا۔ اور وہاں کے لوگوں سے بیان کیا کہ جرمن کروزر ایڈن مدراس واپس آکر شہر پر گولہ باری کر رہا ہے جسپر لوگوں نے اعتبار کر لیا۔ کیونکہ ہائیکورٹ کے سامنے سے ساحل سے گولوں کے سر ہونیکی آواز آرہی تھی۔ ایڈن نے سہ شنبہ کی شب کو جو گولے شہر پر چلائے تھے۔ ان میں جو نہ پھٹے تھے یہ ان کے متاصل دھماکے کے جانے کی آواز تھی۔ توپچی مذکور کے اس بیان سے شہر میں بڑی پریشانی پھیلی۔ مگر سامعین میں سے بعض نے توپچی کے بیان پر یقین نہ کیا اور تھانہ میں ساتھ چلنے پر مجبور کیا۔ اور آخر کمشنر پولیس نے مجمع مقدمہ دائر کرنیکا حکم دیا۔

مفلوک الحال رعایا کو مدد

رنگون میں معلوم ہوتا ہے کہ جنگ کا اثر گرانی اور قحط کی صورت میں نمودار ہوتا ہے۔ کیونکہ رنگون کا تار ہے۔ کہ لاٹ صاحب بہادر نے منظور ڈیسرائے کی اجازت سے ایک کمیٹی مقرر کی ہے جو کہ غریب رعایا کی تکلیفات کی تحقیقات کریگی۔ اور جنگ کیلئے جو چندہ جمع ہو رہا ہے اس میں سے کچھ فیصدی ان مفلوک الحال اور محتاج امداد لوگوں میں تقسیم کیا جائیگا۔ اور باقی روپیہ سرکاری ریلیف فنڈ میں بھیجا جائیگا۔ لاٹ صاحب برما کی یہ تجویز اس قابل ہے کہ اس پر دوسرے صوبوں کے حکام اعلیٰ بھی توجہ دیں۔ کیونکہ جنگ کا اثر دوسرے صوبوں میں بہت کچھ نمودار ہوتا ہے۔ اور اگر ان لوگوں کیلئے موصولہ چندے کا کچھ حصہ وقف کر دیا جائے تو انکی تکلیف بہت کچھ دور ہو سکتی ہے۔

KHILAFAT LIBRARY

مصر میں مشتبہ آدمیوں کی نگرانی

پاونیر کا نامہ نگار قاہرہ سے لکھتا ہے کہ مصر میں برطانوی فوائد کیلئے صرف جرمنی اور آسٹریا کے ممبروں کی ہی نگرانی نہیں کرنی پڑتی۔ بلکہ ترکوں کی بھی کرنی پڑتی ہے۔ جو کہ اس ملک میں خطرہ کا موجب ہیں۔ کیونکہ وہ اہم خبریں قسطنطنیہ کو بھیجتے ہیں۔ اور وہاں سے حامیان جرمنی کی وساطت سے خبریں جرمنی کو جاتی ہیں۔ اب تک ترکوں اور انگریزوں کے تعلقات جیسے اچھے ہیں ہمارے خیال میں اس قسم کی خبریں ان پر بہت برا اثر ڈالیں گی اور جنگ کی خبروں اور فوجوں کے نقل و حرکت کو اگر رازداری میں رکھنا ضروری ہے تو ایسی خبروں کی اشاعت بھی کوئی مفید اثر پیدا نہیں کر سکتیں کیونکہ اس وقت ہندوستانی مسلمانوں کو مذہبی رشتہ ہونے کے سبب ترکی سے ہمدردی رکھتے ہیں رنج پہونچنے کا اندیشہ ہے۔

ایڈیٹر نور کا دورہ

بعض دوستوں کے خطوط آتے ہیں کہ جب آپ دورہ پر جائیں۔ تو پہلے اس طرف سے سفر شروع کریں۔ انشاء اللہ میں اپنے دوستوں کی خواہش کو پورا کرنیکے لئے ہر طرح سے کوشش کرونگا۔ میں نے پہلے سے کہا تھا۔ کہ اگر دوست سالانہ ہی کی مدد میں ہمت سے کام لیں۔ اور جلدی سے ایک ہفتہ کی آمد بھی وصول کر لیں تو انشاء اللہ

مجھے نائب ایڈیٹر رکھنے۔ پیچھے گھر کا انتظام کرنے اور سفر خرچ وغیرہ کیلئے ایک حد تک سہولت ہو جائے گی۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے بعض دوستوں کی ایک دو دفعہ وی پی واپس کرنے کے بعد وصول کرنے کی عادت ہو گئی ہے اور وہ خاکسار ایڈیٹر نور کی خاطر اپنی عادت لگاڑنے کے لئے طیار نہیں ہیں۔ میرا یہ ایمان ہے کہ اشاعت اسلام کی جس پاک غرض کے لئے عازم سفر ہوتا ہوں یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے اگر دوستوں نے اس وقت تک اس کام کی اہمیت کو محسوس نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ کوئی اور بہتر ہیں راہ کھول دیگا۔ اللہ تعالیٰ کے کام رکتے نہیں۔ اللہ تعالیٰ تو ہمیں ایک کار خیر کا موقعہ دیکر فلاح دارین کا وارث بنانا چاہتا ہے۔ ورنہ وہ ہماری مدد کا محتاج نہیں ہے۔ مجھے قوی امید ہے کہ اللہ تعالیٰ خود اس کام میں میرا حامی و ناصر ہوگا اور کوئی عمدہ اور احسن راہ پیدا کر دے گا۔ اشاعت اسلام کیلئے میں اپنے دل میں ایک اٹل خواہش پاتا ہوں اور اس خواہش کا رکنا میری طاقت سے باہر دکھائی دیتا ہے۔ یہ اٹل خواہش اور ارادہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے پاتا ہوں۔ جس قادر و مطلق خدا نے میرے دل میں اشاعت اسلام کے لئے یہ لگن اور تڑپ پیدا کی ہے۔ وہ ضرور اس تڑپ اور لگن کے پورا کرنے کے لئے کوئی عجیب و غریب راہ پیدا کر دیگا۔

نور کی توسیع اشاعت کا سوال

نور جس خلوص قلب اور صدق نیت سے ایڈٹ کیا جاتا ہے۔ دوست تو دوست دشمن تک بھی اس کے معترف ہیں۔ تمام ہندوستان میں صرف نور ہی ایک ایسا اخبار ہے جو سکھوں اور آریوں کے اعتراضات کا معقول مدلل جواب دیکر منہ بند کرنے کے لئے تیار ہے سکھوں میں جو آپ کے خادم ایڈیٹر نور نے بے نظیر کام کیا۔ اور کر رہا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوست اور دشمن کے دلوں میں یکساں گھر کر رہا ہے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ ایسے مفید ترین پرچہ کی اشاعت میں مربیانہ سعی فرماویں ایک یا دو دو خریداروں کا پیدا کرنا کچھ بھی مشکل نہیں ہے صرف توجہ کی ضرورت ہے۔ وہ کونسے نور کے خریدار ہوں گے جنکے ایک یا دو دوست نہ ہوں۔ پھر وہ کونسے درست ہوں گے جسے نور کی خریداری کے لئے کہا جاوے اور وہ انکار کر دیں۔ صرف توجہ کی ضرورت ہے۔

سناتن دھرمیوں کا سوامی دیانند

اس سے پہلے آریہ سماج کے سوامی دیانند نے مذہبی دنیا میں جو کچھ گل کھلائے ہیں وہ ظاہر ہیں اب تھوڑے دنوں سے سناتن دھرمیوں میں بھی ایک شخص کو دیانند بننے کا شوق چرایا اس سے پہلے سناتن دھرم پر چارک سناتنی دیانند کے متعلق زمین و آسمان کے قلابے ملاتا ہوا تھکتا نہ تھا۔ مگر جب اس نے دیکھا کہ اسطرح میرے حلوہ مانڈے میں فرق آ رہا ہے تو اب آپنے سوامی دیانند کو اصلی رنگ وروپ میں دکھلانا شروع کر دیا۔ چنانچہ وہ اپنی ۸ اکتوبر کی اشاعت میں لکھتا ہے کہ:۔

"دیانند سوامی دیانند کا سادھو پنا۔ اس کی اصلیت بھی تھوڑے دنوں تک پبلک کے سامنے آجاویگی۔ کہ کیسے سادھو ہیں۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ سوامی جی سبھاؤں سے کچھ بھینٹ نہیں لیتے۔ کیونکہ ایک تو آپ کے کھان پان کا بوجھ ہی سبھاؤں پر اتنا پڑتا ہے کہ پنجاب کی چند سبھائیں اس سے گھبرا رہی ہیں۔ درمیانہ کلاس میں آپ سفر کر کے سبھاؤں کا کچومر نکال رہے ہیں۔ تیسرے کم سے کم ۲۵ روپیہ سالانہ ٹیکس اس سبھا کو دینا پڑتا ہے جہاں سوامی جی تشریف لے جاویں۔ چوتھے ایک ہواری رسالہ کے بھی دس بارہ خریدار بناتے ہیں کہ جس کی سالانہ قیمت دو روپے ہے۔ جو بارہ آنہ میں بھی مقابلہ دیگر رسالوں کے مہنگا ہے۔ اس سے بھی دویوم میں پندرہ روپیہ خالص منافع منڈل کے لئے کیا جاتا ہے۔ سچ ہے سوامی جی سادھو ہیں اور یہ سب کچھ سادھو پن کے لوازمے ہیں۔

بے سوچے سمجھے لکھنے کا نتیجہ

سناتن دھرم کے ایڈیٹر نے پہلے بے سوچے سمجھے اپنے دیانند کی تعریف کرنی شروع کی اور جسے بعد میں اسے اپنے الفاظ اور رائے پر بصد حسرت پانی پھیرنا پڑا۔ ایک دو سال کا عرصہ ہوا کہ لائل گزٹ کے ایڈیٹر نے اول اول

سناتن دھرم کے اڈیٹر کی طرح ہی بابا برج لب سنگھ کی تعریف کے پل باندھنے شروع کر دیئے۔ مگر کچھ عرصہ کے بعد پھر بابا برج لب سنگھ کے برخلاف دھواں دھار مضامین لکھنے شروع کر دیئے۔ فرمایئے اب ایسے لوگوں کی کس بات کو انسان معتبر سمجھے۔ جو کام بے سوچے سمجھے کیا جاتا ہے اس کا نتیجہ ہمیشہ خراب ہی نکلتا ہے۔

طرح طرح کی پرستیوں کا بانی کون ہے

امرت کا ایڈیٹر ستیارتھ پرکاش کی بیجا فضیلت میں زمین و آسمان کے قلابے ملاتا ہوا لکھتا ہے۔ کہ ستیارتھ پرکاش نے لوگوں کو پتھر پرستی۔ پانی پرستی۔ آگ پرستی وغیرہ سے نکالا۔ مگر امرت کے بھولے ایڈیٹر کو یہ معلوم نہیں کہ ان طرح طرح کی پرستیوں کی بانی وہی بے نظیر کتاب وید مقدس ہے۔ جسکے متعلق ستیارتھ پرکاش زمین و آسمان کے قلابے ملاتا ہوا نہیں تھکتا۔ کون نہیں جانتا کہ وید مقدس میں اگنی۔ وایو۔ اگنی۔ سورج۔ چاند زمین وغیرہ کی حمد سے بھرپور نہیں۔ ستیارتھ پرکاش کی فضیلت اور عظمت اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتی ہے کہ آریہ سماج کے ارباب حل و عقد ستیارتھ پرکاش کو ہندوستان سے باہر کی ہوا لگانا نہیں چاہتے۔ میں قربان جاؤں قرآن کریم کے جو عرب میں بھی اسی طرح قابل توصیف ہے۔ جس طرح کہ ہندوستان میں اور ولایت میں بھی۔ اسی طرح مادی دنیا کو روحانیت کی اٹاری پر پہونچانے کا مدعی ہے۔ جسطرح اہل ہندوستان کے سالہا سال کے اگنی اور وایو وغیرہ کے عقیدے کو دور کر کے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ سے لگن لگوا دی۔ اسلام کا ایک ہی مشنری ولایت میں گیا۔ جس نے ولایت میں اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا اور لوگ کثرت سے قرآن کریم کے گیان سے مستفیض ہوئے۔ پچھلے دنوں آریہ سماج کے ایک پرچارک نے امریکہ میں انگریزی ستیارتھ پرکاش کی چند جلدیں مانگیں مگر آریہ سماج کے بھی خواہوں نے یہ جواب دیا کہ امریکہ والوں کیلئے ستیارتھ پرکاش کی تعلیم اس نہیں آسکتی۔ کاش امرت کا ایڈیٹر ستیارتھ پرکاش کے متعلق زمین و آسمان کے قلابے ملانے سے پہلے ستیارتھ پرکاش کی علیگیر تعلیم کے متعلق اپنے بھائیوں کے فتوئے پر ہی غور کر لیتا۔

KHILAFAT LIBRARY

ایک مزیدار لطیفہ

وید مقدس تمام دنیا کا جغرافیہ لوگوں کے سامنے پیش کیا ہے اس کا حدود اربعہ ہمالیہ اور راس کماری اور برہم پتر۔ اور مہاراشٹر سے آگے نہیں بڑھتا۔ اس لئے × × × × × × ستیارتھ پرکاش کے پرستاروں کے نزدیک ہندوستان کے حدود اربعہ سے باہر کی آب و ہوا ستیارتھ پرکاش کے راس نہیں۔ امید کہ یہ مزیدار لطیفہ امرت کے ایڈیٹر کے بھی دل لگیگا۔ ہم عنقریب ایک مبسوط آرٹیکل اس موضوع پر شروع کرنے والے ہیں کہ دنیا کو طرح طرح کی پرستیوں سے نکالکر دھدھ لا شریک کا پتہ کس نے بتلایا امید کہ اس سلسلہ کو پڑھ کر اڈیٹر امرت کی آنکھیں بھی کھل جائینگی

امنیٹورپ پر جرمن گولہ باری

امسٹرڈم کا تار منظر ہے کہ جو مسافرین ابھی وسنڈال پہنچے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ جرمنوں نے بہاری اتوار سے شہر امنیٹورپ پر گولہ باری شروع کر دی ہے۔ ابتدائی گولے امنیٹورپ کے جنوبی حصے میں پھٹے۔ باشندے خوف و اضطراب سے بھاگ گئے۔ اس اثناء میں ایک زیپلن نے جو قلعوں کے اوپر منڈلا رہا تھا چند بم پھینکے۔ ہیولیکن کے تیل کے تالابوں میں آگ لگ گئی۔ مگر وہ فوراً خالی کر دیئے گئے۔ جس سے شہر آتشزدگی سے محفوظ رہا۔ بعدہٗ جرمنوں نے شہر کے شمال مشرقی حصہ پر گولہ باری کی۔ بیچم کے نواح کو اس آتش فشانی سے سخت نقصان پہنچا ہوگا۔ امسٹرڈم کا تار منظر ہے کہ ایک اخبار لکھتا ہے کہ شاہ البجیم امنیٹورپ سے روانہ ہو کر مسلویٹی میں پہنچ گیا ہے جو ڈچ سرحد کا ایک گاؤں ہے۔

امنیٹورپ بھی تسخیر ہو گیا

آخر جرمنوں کی ۱۴-۱۷ دہانہ کی توپوں کی لگاتار قہر آلود آتش فشانی نے امنیٹورپ جیسے مضبوط مقام کو بھی تسخیر کر لیا۔ شہر امنیٹورپ اور اس کا نواح بیس سے زیادہ قلعوں سے محفوظ ہے۔ جو شہر کے گرد تین حلقے بنائے ہیں۔ یہ قلعے ناسہ خوجی انجینیر جنرل برمیا لومٹ کے نقشہ کے مطابق تعمیر کئے گئے۔ اسی نے لی اینیز اور نمور کے حفاظتی قلعوں کا بھی نقشہ تجویز کیا تھا۔ قلعہ جات مذکور ان تمام ٹرکوں کی امینوٹرپ کو جاتی ہیں۔ محافظت کرتے ہیں۔ قلعہ بند علاقہ کا رقبہ ساٹھ میل سے زیادہ ہے قلعہ کنکریٹ کے بنے ہوئے ہیں اور ہوائٹرز توپ سے جو فولادی گنبدوں میں ہیں اور جلد چلنے اور غائب ہونے والی توپوں سے مسلح ہیں۔ مگر جرمن کو امینوٹرپ کی فتح سے کچھ زیادہ فائدہ نہیں ہوا۔ فوج اور خزانہ کو بحیرہ روانے سے پہلے ہی منتقل کر چکے تھے پٹرول کے تالابوں اور اناج کو آگ لگا دی۔

جنگ کس حالت میں ہے

ایک مراعات نظر ہے۔ کہ دستہ ہائے رسالہ کی سرکہ آرائی بحر شمالی تک کی خبر لا رہی ہے دشمن ہنوز علاقہ بروئی میں بہت بڑی طاقت رکھتا ہے جو مورچے حال میں ہم چھوڑنے پر مجبور ہوئے تھے ان میں سے بہت سے ہم نے واپس لے لئے ہیں شمالی ایسن میں دشمن کی کثرت کم ہوتی نظر آتی ہے

ریمز اور میوز کے مابین کوئی واقعہ قابل رپورٹ نہیں اوردن اور سینٹ مہیل کے درمیان میوز کی بلندیوں پر انخیل کے شمال میں دشمن پیچھے ہٹ گیا۔ دریائے میوز کے داہنے ساحل پر دشمن ہنوز سینٹ مہیل اور ادھر کے دیگر مورچوں پر قابض ہے۔ واور اور ارمنٹ کے مغرب میں دشمن کے سخت حملے ناکام رہے۔ لورین اور واسگس کی حالت میں کوئی فرق نہیں آیا۔

ہمارے بائیں جانب دشمن نے مطلق ترقی نہیں کی بلکہ کئی مقامات بالخصوص شمال اراس میں وہ پیچھے ہٹ گیا ہے جہاں لڑائی ہمارے خاطر خواہ ہو رہی ہے۔

جنگ میں زیادہ زیر بار کون ہوئے

سر ہنری جانسٹن نے رسالہ انیسویں صدی و مابعد میں ایک اور آرٹیکل میں بتایا ہے کہ موجودہ جنگ سے اسلامی

اور درمیانہ درجہ کے لوگوں کو زیادہ تکلیف اٹھانی پڑی ہے۔ سر ہنری کے خیال میں ہندوستان اور نوآبادیات کے لوگوں کو مادی طور سے اس معرکہ آرائی سے تکلیف نہ ہوگی بلکہ اس کا تازہ تر بوجھ انگلستان کے باشندوں پر پڑیگا۔ وہ طبقات جو ڈیڑھ سو پونڈ سے بارہ سو پونڈ تک سالانہ آمدنی پر معززانہ و شریفانہ طور پر زندگی بسر کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ دراصل انہی کو بہت سی دشواریاں پیش آرہی ہیں۔ یہی لوگ درحقیقت برٹش سلطنت کے موجد اور اس کے جاہ و جلال کو بڑھانے والے ہیں۔

اس جنگ نے ہندوستانیوں کا بھی کافیہ تنگ کر دیا ہے تجارت بند۔ کارخانہ کی سرد بازاری مزدوری پیشہ لوگ زیادہ تر متاثر۔ تاہم سلطنت کیلئے ہر طرح کی قربانیوں کو خوشی خوشی کرنے کے لئے آمادہ ہیں۔

KHILAFAT LIBRARY

پیرس کا فتح کرنا مشکل ہے

دنیا بھر میں نہایت ہی مشہور و معروف شہر ہے اس کو اگر دنیا کا عجوبہ کہیں تو بھی بجا ہے اس کی خوبصورتی اور فنون نفیسہ کی دھوم چار دانگ عالم میں مچ رہی ہے اس کے گرد لوہا لاٹ فصیل بنی ہوئی ہے۔ جس میں جابجا قلعہ بندیاں ہو رہی ہیں۔ اور موچوں کی دوہری قطاریں چاروں طرف پھیلی ہوتی ہیں۔ دیوار فصیل کی بلندی ۳۳ فٹ ہے اور اس کا [illegible] ہے۔ دیوار سے تقریباً ایک میل کے فاصلے پر قلعوں کی پہلی قطار کا تار بند ہتا ہے۔ یہ قلعے تعداد میں ۱۸ ہیں۔ انہیں سے چند مشہور قلعوں کے نام یہ ہیں:۔ قلعہ مونٹ والیرین اوٹوری بکٹر مونٹروج۔ ولنسز۔ نوجنٹ لابرج سابر دلیر۔ چیرلٹن۔ اور ڈی لیسٹ۔ قلعوں کی دوسری قطار ۱۸۷۴ء میں تعمیر کی گئی تھی۔

دوسری قطار کے قلعوں کی ضرورت اس لئے محسوس ہوئی تھی۔ کہ اہل جرمنی نے ۱۸۷۰ء میں شہر پر حملہ کر کے سخت نقصان پہونچایا تھا۔ چنانچہ اس قسم کے حملوں کو آئندہ روکنے کے لئے اس دوسری قطار کے قلعوں کا تعمیر کرنا ضروری سمجھا گیا۔ اس دوسری قطار کے قلعے تعداد میں اٹھیس ہیں اور پہلی قطار کے چاروں طرف بلندیوں پر واقعہ ہیں ۱۸۷۰ء میں جب جرمنوں نے اس شہر پر دھاوا کیا تو تین ہفتہ تک اہل پیرس اس حالت میں انکا مقابلہ کرتے رہے جبکہ قلعوں کی دوسری قطار بالکل نہ بنی ہوئی تھی۔ لیکن اب جبکہ دوسری قطار کے سنگین قلعے موجود ہیں پیرس کا فتح کرنا اہل جرمنی کے لئے بالکل ناممکن ہے۔

ایڈن میں قیصر جرمن کا بھتیجا

ایڈن جو آج کل بحر ہند میں چھاپے مارتا چلا جاتا ہے۔ اس میں قیصر جرمن کا بھتیجا سوار ہے۔ اور اسی کے ایما سے پے در پے چھاپے مارے جاتے ہیں۔ "ایڈن" جہاز کتنا بڑا ہے۔ اس کے بارہ میں کچھ معلوم نہیں سوائے اس کے کہ وہ کروزر کی قسم کا ہے۔ یہ جہاز توپوں سے مسلح ہے ذخیرہ اسلحہ سے بھرپور ہے۔ جن جہازوں کو گرفتار کرتا ہے ان کو معہ مال و اسباب سمندر کی تہ میں ڈوبا دیتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے ابھی تک "ایڈن" کی خبر جنگی جہازوں کو نہیں ملی۔ ورنہ وہ پتہ لگتے ہی اس کا قلع قمع کر ڈالتے۔ مگر ایڈن آجکل کا مہمان ہی نظر آتا ہے۔

بمبئی کے ایک انگریز اڈیٹر کو نامناسب جنگ کی خبریں چھاپنے پر سزا

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ رنگون کے سامنے مسٹر ڈبلیو بارٹن پرنٹر پبلشر و اڈیٹر ٹائمز آف برما اس جرم میں بمنظوری لوکل گورنمنٹ اسسٹنٹ کمشنر پولیس نے پیش کیا کہ اس نے ۲۳ ستمبر گذشتہ کے اخبار میں ایڈن کے معاملہ کے متعلق ہز میجسٹی کے ایک جنگی جہاز پتہ و مقام بخلاف دفعہ ۳۔ آرڈیننس ۱۹۱۴ء مشتہر کر دیا ہے۔ ملزم نے بیان کیا کہ میں نے جو کچھ کیا ہے محض نیک نیتی سے اور کئی ہندوستانیوں کا ڈر دور کرنے کے لئے کیا ہے۔ چونکہ مدراس پر ایڈن کی گولہ باری سے انہیں پیدا ہو گیا۔ ملزم نے افسوس ظاہر کیا کہ اس نے ہز میجسٹی کے ایک جنگی جہاز کا پتہ اور نیز اس کمک کا ذکر کیا جو اسکے لئے آسکتی ہے مگر اس کا منشا بالکل وفادارانہ تھا کہ کمشنر پولیس نے مجھے اطلاعدی تو میں نے فوراً ٹائپ تقسیم کر دیا اور جسقدر پرچے مل سکے اشاعت سے روک دے۔ صاحب اسسٹنٹ گورنمنٹ ایڈوکیٹ نے زور دیا کہ گو منشاء وفادارانہ ہو۔ مگر جرم سرزد ہو چکا ہے اس لئے سزا ضرور ملنی چاہیئے اور جو اس غلطی کے بُرے یا بھلے نتائج ہو سکتے ہیں وہ منشا وفادارانہ ہونے سے نہیں رک سکتے۔ ایسی خبر ہرگز ہرگز شائع نہ کرنی چاہیئے تھی۔ جس سے دشمن کو ایک یا دوسرے رنگ میں فائدہ اور دوست پہونچ سکے۔ گو ملزم کی نیت نیک ہو جسکے کہ جس میں روانگی کی خبر ہے کہ جس میں اخبارات مکرلبڈل بھی ہیں۔ اور اگر یہ جہاز راستے میں ایڈن کو ملجائے تو یہ اسے پڑھنے کیلئے کافی مصالح بہم پہونچا دیگا۔ عدالت نے باوجود ملزم کی نیک نیتی تسلیم کرنے کے اُسے اڑھائی سو روپیہ جرمانہ یا تین ماہ قید کی سزا دی۔ جرمانہ ادا کر دیا گیا۔

خان بہادری چھین لیگئی

خطابات تو عام طور پر ملتے ہی رہتے ہیں۔ مگر کسی خطاب یافتہ سے خطاب چھیننے کی نوبت کبھی کبھار ہی آتی ہے اور ہم ایک عرصہ بعد سنتے ہیں کہ حال ہی میں مدراس کے ایک صاحب غلام محمد صن کو خان بہادر کے خطاب سے محروم کیا گیا ہے۔ مجرمی کی اگرچہ کوئی مفصل وجہ ابھی معلوم نہیں ہوئی۔ اور مختصراً صرف مس کنڈوکٹ (بدچلنی) بیان کی گئی ہے۔ یہ بدچلنی کیا ہے اسکی وجہ تشریح معلوم نہیں ہوئی۔

اسعد پاشا البانیہ کا حکمران

لنڈن کے مارننگ پوسٹ کو اٹلی کے نامہ نگار نے اطلاعدی ہے کہ اسعد پاشا کو لوگوں نے البانیہ کی عارضی گورنمنٹ کا پریسیڈنٹ منتخب کر لیا ہے اور اس نے دراز (دراج) کے جنگی موقعوں پر دس ہزار البانی متعین کر لیا ہے اور اسعد پاشا پریس آف ویڈ کے محل میں متمکن ہو گیا ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اسعد پاشا نے اٹلی کی طرفداری اور اسٹریا کی مخالفت کا رویہ اختیار کر لیا ہے شاید اس لئے اس نے کہ وہ حال ہی میں اٹلی کے پناہ سے واپس آیا ہے اور اسٹریا کا اثر مخدوش حالت میں ہے اسلئے یہی طریقہ مناسب سمجھا ہو۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا دول یورپ اس وقت اسعد پاشا کو یا پرنس برہان الدین آفندی (سلطان عبدالحمید خان ثانی کے بیٹے) کو البانیہ کا تاجدار بنانے دینگے جبکہ البانیہ کی رعایا کا بڑا حصہ اپنی مرضی کے مطابق اپنا تاجدار بنانا چاہتا ہے اور اس بڑے حصے نے ایک عیسائی شاہزادہ کے خلاف بغاوت کر کے ..... باوجود دول یورپ کی کئی طرح کے

گر غلطی فوج میں ضرور آئی جس کے نتائج ہر طرح سے بھدے اور خراب ہیں۔

مذہبی دنیا میں عجیب معلومات کا اضافہ

ویدکب کی تصنیف ہیں

ویدمقدس میں ایشور کو کن اسماء سے پکارا گیا ہے

بدوں کسی قسم کے حاشیہ کے

(نمبر ۲۷)

پہلا سوال کہ وید بہ سبب تمام کتابوں سے پہلے ہونے کے اعلےٰ اور ارفع ہیں۔ اول تو یہ بات ہی حل طلب اور دلیل کو چاہتی ہے کہ وید سب کتابوں سے پہلے ہونے کے سبب سے سب مذہبی کتابوں سے اچھے ہیں اور بفرض محال اگر میں اپنی طبیعت پر جبر کرکے صرف اپنے آریہ دوستوں کی خاطر یہ مان بھی لوں کہ وید سب کتابوں سے پرانے اور پہلے کے ہیں۔ تو اس سے یہ کہاں لازم آتا ہے کہ وہ سب کتابوں سے اچھے بھی ہو سکتے ہیں۔ کیا ہرکارہ کے ذریعہ پیام رسانی کا پرانا طریقہ حال کی تاربرقی یا بے تاربرقی خبر رسانی کا ذریعہ جس سے آناً فاناً میں سینکڑوں بلکہ ہزاروں کوسوں کی خبر ملسکتی ہے سے ہرکارا کا پرانا سسٹم محض پہلے ہونے کے سبب سے تاربرقی سے اچھا ہو سکتا ہے؟ کیا پہلے زمانے کا موٹا جھوٹا کپڑا آج کل کے نفیس سکھ اور ململ سے پہلے ہونے کے سبب سے اچھا ہو سکتا ہے؟ حاشا وکلا۔ تو پھر ہمارے دوستوں کا دعویٰ کہ وید پہلے ہونے کے سبب سب مذہبی کتابوں سے اچھے ہیں چہ معنی دارد

مدعی سست اور گواہ چست

کیا وید میں کوئی ایسی شرتی یا منتر ہے۔ جس میں یہ دعویٰ کیا گیا ہو کہ وید درحقیقت سب سے پرانی کتاب ہے۔ کیا کوئی آریہ اڈیٹر اس کے متعلق کوئی وید سے ہی ثبوت دینے کے لئے طیار ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ کوئی آریہ ہرگز ہرگز اس کے متعلق کوئی ثبوت نا قیامت بھی نہیں دے سکیگا۔ چونکہ وید صراحتاً۔ یا کنایتہً بھی اس کا مدعی نہیں ہے کہ میں سب سے پہلے کی کتاب ہوں۔ ہمارے دوستوں کا ویدوں کے ازلی اور ابدی ہونیکی پکار مچانا ان کے اپنے لئے خواہ کتنا ہی فخر اور خوشی کا موجب کیوں نہ ہو۔ مگر محققین اور حق جو طبایع کے لئے دعویٰ بے دلیل سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ ویدوں میں کئی ایسے منتر بھی پائے جاتے ہیں جو باہمی جنگ وجدل کی تعلیم دیتے ہیں۔

KHILAFAT LIBRARY

ویدوں کی ازلیت کا بھید

راج سبھا اور رعیت پر واجب ہے کہ پرمیشور کو اور سبھا دیش (میر مجلس) کو راجا سمجھیں۔ اور میر مجلس کے جھنڈے تلے جدہ بن آکر شامل ہوں۔ فوج کے بہادر جوان بھی پرمیشو اور میر مجلس اور سپہ سالار کے زیر حکم رہ کر جدہ کریں۔ (اتھروید کانڈ ۱۵۔ انوواک ۲۔ واگ ۹۔ منتر ۲) تم نے پہلے میدانوں میں دشمنوں کی فوج کو جیتا ہے۔ تم نے حواس کو مغلوب اور روئے زمین کو فتح کیا ہے۔ تم روئیں تن ہشتاد بدن اور فولاد بازو ہو اپنے زور بازو سے دشمنوں کو فتح کرو۔ تاکہ تمہارے زور بازو کے لطف سے ہماری مدام فتح رہے۔ اور کبھی شکست نہ ہو۔ (اتھروید۔ کانڈ ۶۔ انو ۱۔ واک ۷۔ منتر ۳)

اب صاف ظاہر ہے کہ وید اس وقت طیار ہوئے جبکہ دنیا کا تمدن ایک خاص حالت تک پہنچ چکا تھا اور قومیں میدان ترقی میں ایک دوسرے سے گوئے سبقت لیجانا چاہتی تھیں۔ قوموں میں باہمی حسد کی آگ مشتعل ہو چکی تھی۔ اور ایک قوم دوسری قوم کے مقابلہ میں ہتھیاروں سے مسلح ہو کر میدان میں آئی۔ اور ایسی حالت میں ایسے احکام کا انزال ہوا۔ درحقیقت حق جو طبیعت کیلئے یہی ثبوت ہی ویدوں کی ازلیت اور ابدیت کی گرہ کشائی کے لئے کافی سے بڑھ کر ہے۔ مگر ہو سکتا ہے کہ بعض دوست یہ کہدیں کہ ویدوں میں پہلے ہی احکام موجود تھے۔ مگر محقق اور جستجو انسان ان طفل تسلیوں سے خوش نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ وید سے ہی کوئی ایسی شرتی یا منتر نہ پیش کیا جائے۔ جو ویدوں کے ازلی وابدی ہونے کے لئے شاہد ہو۔ ورنہ عدم ثبوت کے لئے مدعی سست گواہ چست کی مثال صادق آویگی۔ ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ ویدوں میں ایسی شہادتیں کافی سے زیادہ پائی جاتی ہیں۔ جو اس بات کو بغیر کسی قسم کی لاگ اور لپیٹ کے ظاہر کرتی ہیں کہ وید ازلی اور ابدی نہیں۔ بلکہ یہ بعد کی کتاب ہے اس کے لئے ہم اُدھر ہاتھ پاؤں نہیں ماریں گے۔ بلکہ اس دعویٰ کے دلائل بھی ہم ویدوں سے ہی دیں گے۔

پہلی دلیل

یجروید ۱۱۱۔ باب ۵۔ منتر میں ہے:۔ اے یوگ کے خواہشمند دیبے میں راستباز نے باقاعدہ مناسب پہلے بزرگوں کے ظاہر کئے ہوئے سب سے بڑے بیاپک ایشور کو اپنے دل میں دھل کیا ہے الخ۔

اگر وید ازلی وابدی ہیں تو یہ پہلے بزرگ وید کے نزول سے پہلے کہاں تھے آگئے۔ ازل سے پہلے کہاں سے آگئے۔ ازل سے پہلے اور کیا ہو سکتا ہے؟

دوسری دلیل

یجروید ۱۲۔ باب ۵۔ منتر ۵ میں ہے:۔ اے عقلمند وجو پران پڑھ چکے اور زمانہ موجودہ میں پڑھ رہے ہیں۔ الخ

کیوں صاحب زمانہ موجودہ سے پہلے جو لوگ پران پڑھ چکے وہ کون سے ہیں۔ اور وید کی ازلیت کہاں گئی؟

تیسری دلیل

یجروید ۱۲۔ باب ۱۱۔ منتر میں ہے:۔ اے انسان جیسے علم وعرفان میں مشہور آدمی زبان سے سکھ کے لئے عاقلوں میں زیادہ تر مشہور اور قابل تعریف پورے علوم اور سچی عادتوں سے سمورست جگ وغیرہ میں ہو چکے ہیں الخ

اس سے ظاہر ہے کہ وید ست جگ کے زمانہ کے نازل شدہ نہیں۔ بلکہ اس کے بعد کے ہیں۔

چوتھی دلیل

یجروید ۱۲۔ منتر ۹۴ میں ہے:۔ اے عقلمند وجس طرح طبیب جسم کے زور کو بڑھاتے ہیں ویسے ہی جواب تک معلوم ہوئے اور جنکو اب تک سنا ہے وغیرہ۔ کیا یہ وید کے نزول سے پہلے کے معلومات وسمعیات نہیں۔ (باقی آئندہ)

KHILAFAT LIBRARY

قرآن کریم کا اکمل اور اتم بیان

نور معرفت کی چند کرنیں

نمبر (۳)

(گذشتہ سے پیوستہ)

اور کوئی نقص اس میں نہ ہو۔ اور یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں تمام صفات کاملہ کا موصوف اللہ ہی ٹھہرایا گیا ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کا حسن کیسا ہے اور اسی کمال حسن کی وجہ سے حضرت حق سبحانہ، تعالیٰ کا نام نور ہے اللہ نور السموات والارض یعنی اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کا نور ہے اور احسان کی جو بیان اللہ تعالیٰ میں بہت ہیں۔ جن میں سے چار بطور اصل الاصول اور ام الصفات کے اس سورۃ شریف میں بیان فرمائی ہیں۔ اور ترتیب طبعی کے لحاظ سے وہ پہلی خوبی رب العالمین ہے۔ یعنی پیدا کرنا اور کمال مطلوب تک پہنچانا تمام عالموں میں جاری ہے۔ عالم اسم آلہ ہے ما یعلم بہ خدا تعالیٰ کی ذات کا مظہر۔ اللہ تعالیٰ کی پہچان کا ذریعہ عالم ارضی۔ عالم سماوی۔ عالم اجسام۔ عالم ارواح وغیرہ سب عالم اس کی ربوبیت میں پرورش پا رہے ہیں اور یہاں خود انسان کو اپنی حالت نطفہ بلکہ اس سے بھی پیشتر جو عالم اس پر گذرے ہیں۔ یا آئندہ گذریں گے۔ ان سب میں اسی چشمہ ربوبیت سے فیضیاب ہونے پر اطلاع دی ہے کیونکہ گو ربوبیت ہر موجود کی موجد اور ہر ایک ظہور پذیر چیز کی مربی اور مکمل ہے۔ لیکن بہ حیثیت احسان کے سب سے زیادہ فائدہ اور فیض انسان حاصل کرتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی کل مخلوقات سے انسان فایدہ اٹھاتا ہے۔ اس لئے یہاں انسان کو یاد دلایا ہے کہ تمہارا خدا رب العلمین ہے تاکہ انسان کی امیدیں زیادہ ہوں۔ اور یقین کرے کہ ہمارے فائدے کی خاطر خدا تعالیٰ کی قدرتیں وسیع ہیں اور طرح طرح کے عالم اسباب ظہور میں لا سکتا ہے۔ یہ امر بھی اس موقعہ پر پیش نظر رہے کہ ربوبیت اپنے فیضان کے لئے عدم محض یا مشابہ بالعدم کو چاہتی ہے اس لئے ہمہ نیستی ہو کر تذلل اور خشوع سے باب رب العزت پر گرنے والا بہرہ مند ہوگا۔ پھر رب العالمین کے اظہار میں مولا کریم نے ہر ایک دشمن اسلام کو ملزم قرار دیا ہے۔ اور اس کی تردید فرمائی ہے۔ اس طرح پر کہ ہر ایک ہر اندرونی خدا تعالیٰ پر بدظنی کرنے سے پیدا ہوا ہے۔ خواہ وہ بیرونی ہو یا اندرونی

× × × × × × × × × × × × × ×

ایک قوم نے بدظنی کر کے خدا تعالیٰ کے خالق ہونے سے انکار کیا۔ اور روح اور مادہ کو اس کی پاک ذات کی طرح غیر مخلوق اور واجب الوجود اور موجود بوجود حقیقی مان لیا۔ حالانکہ عقل سلیم خدا تعالیٰ کی نسبت یہ نقص صریح سمجھتی ہے۔ کہ وہ کسی چیز کا خالق نہ ہو۔

اب صاف سمجھ میں آسکتا ہے کہ جب ایک قوم کا مسلمہ خدا کسی چیز کو پیدا نہیں کر سکتا تو وہ اس کا اصلی رب اور مالک کب ہو سکتا ہے۔ اور اسی اعتقاد نے اس قوم کو اس بدظنی پر مجبور کر دیا۔ کہ وہ یہہ مان لیں کہ وہ اپنے کسی پیارے اور عابد کو ابدی نجات نہیں دلیکتا۔ اس طرح پر مایوس کر کے گویا اس کی تمام امیدوں کا خون کر دیا الیاہی دوسری قوم نے آپ یعنے اے باپ کہکر صفت ربوبیت کے منشاء کو کھو دیا۔ باپ کو بچے کے ساتھ ایک عارضی تعلق ہوتا ہے اور وہ دوام اپنے اندر نہیں کہہ سکتا۔ نشوونما اور قوائے ظاہری و باطنی کی ترتیب کا تعلق باپ سے کچھ بھی نہیں ہوتا۔ حالانکہ رب کا تعلق ہر حالت اور ہیئت میں ہوتا ہے۔ پس اس قوم نے بھی اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کو نہیں پہچانا × × × × × × علاوہ ان نقائص کے جو انہوں نے کفارہ اور ابن اللہ کے ذریعہ پیدا کئے ..... ہیں۔ ایسا برہموؤں نے ربوبیت تامہ سے انکار کر دیا ہے جبکہ وہ مانتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے انسان کی روحانی تربیت اور اصلاح کے لئے کوئی کامل قانون اور ہدایت نامہ بھیجا ہے۔ اور باوجودیکہ اس چند روزہ فانی زندگی کے لئے خدا تعالیٰ کی ربوبیت کے لاانتہا فیضان ہر آن دیکھتے ہیں اسی طرح پر ہمارے خلد بازو حضرتوں نے ..... غلطی کھائی ہے اور ..... یہ تجویز کر لیا کہ خدا تعالیٰ نے اپنے حبیب صادق الشان کامل صلے اللہ علیہ وسلم کی ۲۳ برس کی دردمندانہ دعاؤں کو نہ سنا اور عمر بھر ان کو ایک بھی وفادار دوست نہ ملا نعوذ باللہ من ذالک۔ الغرض اس طرح پر الحمد للہ رب العالمین کہہ کر اللہ کریم نے تمام مذاہب باطلہ کی تردید فرمائی ہے۔

اب دوسری خوبی جو رب العلمین کی نسبت اپنے اندر کچھ خصوصیت رکھتی ہے اور دوسرے درجہ کا احسان ہے وہ رحمٰن کے لفظ سے ظاہر کیا ہے اور ترتیب طبعی بھی یونہی چاہتی ہے۔ کیونکہ اولاً عدم سے نکالکر وجود پذیر ہونا ضروری ہے۔ پھر اس کا کمال اور نشوونما جو رب کے لفظ سے ظاہر ہوتا ہے۔ اور یہ صفت بہت ہی عام ہے۔ مگر رحمٰن کی صفت اپنے اندر ایک خصوصیت رکھتی ہے کیونکہ وہ ذی روح مخلوق تک اپنا فیض پہونچاتی ہے اور قرآن شریف کی اصطلاح میں رحمان اس لئے خدا کا نام ہے کہ وہ ہر ایک جاندار کو جسمیں انسان بھی داخل ہے اس کے مناسب حال صورت۔ سیرت عطا فرماتا ہے اور اسکی طرز زندگی کے مناسب حال جس قسم کی قوتوں اور طاقتوں کی ضرورت تھی یا جیسی بناوٹ اس کے حسب حال تھی اس کو عطا کرتا ہے۔ اور پھر اسکی بقا کیلئے جن چیزوں کی ضرورت تھی وہ بدوں کسی عمل اور دعاء کے محض اپنے کرم سے اس کے لئے مہیا کرتا ہے۔

چونکہ کلام پاک کا منشاء نوع انسان کی بہتری اور بھلائی مقصود ہے۔ اسلئے یہاں صفت رحمانیت کے اظہار سے ان احسانوں کا یاد دلانا ہے جو تمام مخلوق پر ہوئے ہیں۔ اور انسان جبکہ سب مخلوق سے فایدہ اٹھاتا ہے تو اس طرح پر گویا وہ کل احسان مجموعی طور پر انسان پر ہیں اسلئے اس کو صفت رحمانیت بے انتہا احسانوں کو نصب العین رکھنے کے لئے بھی صفت کا اظہار فرمایا۔

(باقی آئندہ)

مذہبی دنیا میں بیظیر معلومات کا اضافہ

آدھ گرنتھ کی شرح

KHILAFAT LIBRARY

نمبر ۶

سردار گوجر سنگھ صاحب لاثانی گرنتھی کی قلم سے

(پوڑی ۔ ۱۵)

(سوال) پنچ یعنی پنچ کھنڈیوں کے مراتب بیان فرماویں نیز یہ بھی آشکار کریں کہ کیا پنچ کھنڈی والا گورو کے تمام وکمال بھیدوں سے واقف ہو جاتے ہیں؟

(جواب)

پنچ پردان پنچ پردھان!
پنچے پاویں درگاہ مان!
پنچے سوہیں دربار جان!
پنچاں کا گور اک دھیان
جیکو کہے کرے وچار!
کرنے کے کرنے نہیں شمار!

(بھاؤ) سب سے اعلیٰ مرتبہ پنچوں کا ہوتا ہے۔ پنچ ہی خدا کے منظور نظر ہوتے ہیں۔ پنچ بارگاہ الٰہی میں مان پاتے ہیں۔ پنچ مقرب بارگاہ الٰہی ہوتے ہیں۔ پنچ عشق الٰہی میں اپنی ہستی کو مٹا کر ایک ہو جاتے ہیں۔ اتنے مراتب حاصل کرتے ہوئے بھی خداوند تعالےٰ کے تمام وکمال بھیدوں کا پتہ نہیں لگا سکتے۔

(سوال) بھلا یہ تو فرما دیں کہ زمین کسکے سہارے قایم ہے؟

(جواب)
دھول دھرم دیا کا پوت
سنتوکھ تھاپ رکھیا جن سوت

(بھاؤ) قادر کی قدرت کے سہارے قایم ہے۔

(گورو لکھیما) قدرت دسے قدرت سنئے قدرت ہووسکھ سا
قدرت پاتالیں آکاشیں قدرت سرب اکار
قدرت دیدپران کیتیاں قدرت سریو چار
قدرت کھانا پینا پہننا قدرت مرہ پیار
قدرت جاتیں جنسیں رنگیں قدرت جیا جہان
قدرت پون ۔ پانی بسنتر قدرت دہر کی خاک
سب تیری قدرت توں قادر کرتا پاکیں نائیں ایک
نانک جکے اندر دیکھیں دریتیں سب تا کو تاک

(سوال) کیا شاستروں کا یہ کتھن غلط ہے کہ زمین بیل کے سینگ کے اوپر قایم ہے؟

(جواب) جیکو بوجھے ہووے سچار
دھولے اوپر کیتا بھار
دھرتی ہور پرے ہور ہور
تس تے بھار تلے کون زور

(بھاؤ) پیارے صاحبو اگر غور دیکھا جائے تو معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ وہ بیل جس نے زمین کو سینگ پر اٹھا رکھا ہے کس بل وقوت کا ہونا چاہیئے۔ نہیں نہیں زمین تو قادر کی قدرت کے سہارے قایم ہے اگر آپ یقین نہیں کرتے تو آپ کو یہ بھی بتلا دیتا ہوں کہ اس پرتھوی کے علاوہ اور بہت سے کرّے ہیں ان کے نیچے کون سہارا لگا رہا ہے۔ پس ہمارے صاحبو اسچتہ یقین کرو کہ زمین قادر کی قدرت کے سہارے قایم ہے۔

(سوال) آپ قدرت کی تعریف کریں۔ نیز یہ بھی بیان فرماویں کہ قدرت کے کیا کچھ کیا ہے؟

(جواب)
جیا جات رنگاں کے ناو
بھناں لکھیا وری سلام
جیہ لیکھا لکھ جانے کوئے
لیکھا لکھیا کیت ہوئے
کیتا تاں سوالے روپے
کیتی وات جانے کون کوئے
کیتا پساؤ ایکو کوئے
تس تے ہوئے لکھ دریاؤ
قدرت کون کہاں وچار
واریا نہ جاواں اک وار
جو تدھ بھاوے سائی بھلی کار
توسدا سلامت نرنکار

قدرت کی بنائی ہوئی سرشٹی کا مختصر ذکر

(پوڑی ۱۶)

اسنکھ جپ اسنکھ بھاؤ
اسنکھ پوجا اسنکھ تپ تاؤ
اسنکھ گرنتھ مکھ وید پاٹھ
اسنکھ جوگ من رہے اوداس
اسنکھ بھگت گن گیان وچار
اسنکھ سنی اسنکھ واتار
اسنکھ سور سنہ بھکھیار
اسنکھ موں بولائے تار
قدرت کون کہاں وچار
واریا نہ جاواں اک وار
جو تدھ بھاوے سائی بھلی کار
توسدا سلامت نرنکار

(بھاؤ) قادر کی قدرت کے بنائے ہوئے لاکھوں ذکر ہیں۔ لاکھوں ہی عقیدتیں اور عبادتیں اور لاکھوں ہی پرستش کے ذرایع اور لاکھوں ہی گرنتھ ہیں اور اسنکھ ہی حافظ اور داتا اور پاٹھی وغیرہ بیشمار ہوگی جو کہ تلاش

(باقی آئندہ)

مراسلات

جلی قرآن کا ظہور مغرب کے مطلع پر

علمی دنیا عموماً اور اسلامی دنیا خصوصاً اس خبر کو سنکر حیران اور ششدر رہگئی ہوگی کہ وہ یورپ جو انسانی تباہی اور ہلاکت کے خطرناک سے خطرناک سامان ایجاد کرنے جسم انسان کو خاک خون میں ملانے اور آبادیوں کو ویران کرنے کے لئے توپیں بندوقیں اور بارود تیار کرنے میں آج تک کی تمام قوموں سے سبقت لیگیا ہے۔ وہ روحانی اور مذہبی دنیا میں بھی اپنی فوقیت اور برتری ثابت کرنے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کر رہا اور یہ اسی کا نتیجہ ہے۔ کہ مذہب اسلام کے اس حصن حصین پر جو سوا تیرہ سو سال سے ابتک محفوظ چلا آیا ہے۔ اب ایک نہایت پر حکمت مگر شرمناک حملہ کیا گیا ہے۔ لیکن نادان یورپ نہیں جانتا کہ تیغ و تفنگ سے انسانوں کی ہستیاں مٹ سکتی ہیں۔ بڑے بڑے قلعے اور مورچے تباہ ہوسکتے ہیں۔ سرسبز اور شاداب ملک ویران اور تباہ ہوسکتے ہیں۔ عیش و عشرت کی جگہوں پر ماتم و غم کی صفیں بچھائی جاسکتی ہیں۔ کیونکہ آجتک ایسا ہوتا چلا آیا ہے۔ لیکن وہ قلعہ جسکی محافظت ایک بڑی زبردست اور قادر ہستی کے اختیار میں ہے۔ جسکی نگہبانی احکم الحاکمین کے قبضہ میں ہے۔ وہ آجتک نہ کسی سے سر ہوسکا ہے اور نہ ہوسکیگا۔

KHILAFAT LIBRARY

مسلمانوں کی مذہبی اور اجتماعی ہستی کا دارومدار صرف ایک چیز پر ہے۔ جس کو قرآن کہا جاتا ہے۔ اور جسکی قدر و قیمت یہ ہے کہ اصلہا ثابت و فرعہا فی السماء اگر کوئی زمین کھود کر اسکی جڑوں کو کھوکھلا کرسکنے کی طاقت رکھتا ہے۔ یا اگر کوئی ہستی لاانتہاء بلندی پر پہنچکر اسکی چوٹی پر دست درازی کرسکنے کی طاقت رکھتی ہے تو اسکے یہ معنی ہوئے کہ اسلام کی (نعوذ باللہ) آج بھی بیخکنی کی جاسکتی ہے۔ اور کل بھی۔ لیکن اگر یہ باتیں ناممکن ہیں اور یقیناً ناممکن ہیں تو نہ ہم آج کسی کی اس قسم کی سعی لاحاصل سے مغموم اور مشوش ہوتے ہیں اور نہ آیندہ ہوسکتے ہیں البتہ دنیا کے سامنے ہم ہر ایک ایسی غلط کاری اور ناعاقبت اندیشی کی کوششوں کا اظہار کرتے رہیں گے تاکہ کوئی نیک دل اور پاک باطن انسان فائدہ اٹھائے۔

ہم ناظرین کرام کو آج اس بے باک اور خود فراموش حملہ آور سے تعارف کراتے ہیں۔ جس نے اسلام کے اس قلعہ پر حملہ کیا ہے جسکے سر کرنے کی نہ عربوں میں باغیرت مگر چیلنج پر چیلنج سنکر کانوں میں تیل ڈال کر بیٹھ رہنے والی قوم کو جرأت ہوسکی نہ یہودیوں۔ ایسی عالم اور متمدن قوم کو حملہ کا خیال چھوڑ نا فاعی پہلو اختیار کرنے کی طاقت آسکتی۔ اور نہ کسی یکتائے زمانہ اور فرید العصر عالم اور فاضل کو یہ حوصلہ پڑسکا کہ اور ہر منہ کرتے کی ہمت دکھاتا۔ یہ حملہ آور ڈاکٹر منگانا سابق پروفیسر لیٹ سامیہ ادبیات سریانی و کلدانی مدرسہ موصل ہے جو ایک انگریز کی لیڈی کی نوازش فرمائی سے دنیائے اسلام کی سٹیج پر نمودار ہوا ہے اور جسکی اس معاملہ میں کوششوں اور گرمیوں کی خبر پچھلے دنوں ریوٹر ایجنسی ہم تک پہنچا چکی تھی۔ اب اسکی کوششیں واقعیت کا جامہ پہنکر ہندوستان پہونچ چکی ہیں یعنی اس کا حاصل کردہ قرآن چھپکر شایع ہوگیا۔ اس میں اس بیہودہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ موجودہ قرآن سے یہ نسخہ ترتیب تدوین۔ نظم و نسق آیات اور سورہ میں اختلاف رکھتا ہے اور یہ قرآن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ سے قبل کا لکھا ہوا ہے۔ ڈاکٹر منگانا نے اس کی نسبت لکھا ہے کہ یہ دو تین قدیم قرآنوں کے اوراق ہیں۔ جو شاید (حضرت) عثمان (رضی اللہ عنہ) سے پہلے کے ہیں۔" جسکے دوسرے لفظوں میں یہ معنی ہیں کہ یہ ایک ناقص اور نامکمل مسودات کا مجموعہ ہے جو ڈاکٹر منگانا کا سرمایہ افتخار ہے۔" اس میں سورہ اعراف توبہ رعد۔ ابراہیم۔ حجر۔ نحل۔ اسریٰ۔ نور۔ قصص۔ عنکبوت۔ مومن۔ عم۔ فصلت۔ دخان۔ اور جاثیہ کے بعض قطعات درج ہیں اور وہ کتاب جو شایع کیگئی ہے اسکی ترتیب اس طرح پر رکھی گئی ہے کہ نو زایدہ قرآن کے ایک صفحہ کے مقابلہ میں موجودہ قرآن کا وہی صفحہ نقل کیا گیا ہے تاکہ اختلاف معلوم ہوتا رہے۔ ہم نمونہ کے طور پر یہاں چند ایک اختلافوں کا اندراج کرتے ہیں اور اس پر مختصر تنقیدانہ نظر ڈالتے ہیں:۔ اصل قرآن میں ہے۔

انہم لن یغنوا عنک من اللہ شیئاً وان الظلمین بعضہم اولیاء بعض واللہ ولی المتقین۔ سورۃ جاثیہ

جسکے یہ معنی ہیں کہ اے مومنو کفار تم کو ہرگز اللہ کے مقابلہ میں کوئی فائدہ نہیں پہونچا سکتے۔ کیونکہ یہ ظالم لوگ تو ظالموں کے ہی دوست اور مددگار ہوتے ہیں۔ تم چونکہ مومن ہو اسلئے تم سے کبھی یہ دوستی نباہ سکتے ہاں اللہ مومنوں کا دوست ہے۔ اسی آیت کو اختلافی قرآن میں اس طرح دکھایا گیا ہے۔ انہم لن یغنوا عنک من اللہ شیئاً وان الظلمین بعضہم اولیاء بعض واللہ ولی المتقین۔ اس جملہ کے باقی تو سب وہی الفاظ ہیں جو اصل قرآن شریف میں ہیں۔ لیکن من اللہ شیئاً کی بجائے من اللہ شیئاً درج ہے۔ ناظرین یہ سنکر متعجب ہونگے کہ یہ فقرہ عربی زبان میں کوئی بھی معنی نہیں رکھتا بس یہی ایک فقرہ ایسا ہے۔ جو ڈاکٹر منگانا کے ڈھول کا پول ظاہر کردیتا ہے۔ کیا ہمیں ڈاکٹر موصوف یہ پوچھنے کی اجازت دینگے کہ یہ کس زبان کا فقرہ ہے۔ جس کو آپ نے عربی جامہ پہنا کر قرآن شریف میں داخل کردیا ہے۔ جبکہ یہ عربی زبان کوئی لفظ ہی نہیں ہے۔ تو ہم ڈاکٹر صاحب پر کس حد تک اس بات کا اعتبار کرسکتے ہیں کہ انہوں نے اپنے کام کو دیانت داری سے سرانجام دیا ہے۔ پھر ڈاکٹر موصوف نے رسم الخط کے کچھ اختلاف دکھائے ہیں۔ مثلاً حرام کو حرم شاذ کو شا قال کو قل لکھا ہے۔ لیکن یہ بہت معمولی بات ہے۔ اس سے معانی اور مطالب پر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا۔ مگر اسی ذیل میں یعنے قطع و برید کی قینچی چلاتے ہوئے۔ ڈاکٹر منگانا نے جو نہایت شرمناک غلطی کی ہے۔ وہ یہ ہے کہ ھم بایاتنا لکھا ہے حالانکہ ھم اور بایاتینا بالکل الگ الگ الفاظ ہیں اسی طرح کی اور بہت سی غلطیاں ہیں۔ جنکو سطحی نظر سے دیکھنے والے بھی قرآن شریف کے مقابلہ میں کیا بلکہ ایک صحیح عربی کی کتاب بھی نہیں کہہ سکتے۔ اس قرآن شریف کی زبان غلط عبارت غلط الفاظ مہمل اور بے معنے ترتیب لغوی نادرست کو دیکھکر کوئی شخص بھی ایک بڑی بیہودہ جعلسازی کہنے کے علاوہ اور کچھ نہیں سمجھ سکتا۔ (غلام نبی بلالی)

جرمنوں کا دھوکا

مارننگ پوسٹ کا نامہ نگار جرمنوں کے ہوکے سے لڑی پر قابض ہوجانے کی وجہ یوں بیان کرتا ہے کہ:۔ اکتوبر ۱۹۱۴ء کی شب کو بہت رات گئی بلجین سپاہیوں نے جو ڈرفل کی خندقوں پر متعین تھے سپاہیوں

کو آتے دیکھا جنہیں انہوں نے انگریز سمجھا۔ جب پکارا گیا تو وزیر ثانی نے بجواب کہا کہ ہم دوست ہیں۔ ملیٹین رجمنٹ کے کرنل نے ان کو

گوجرانوالہ میں ایک واقعہ ہائلہ

دنیا میں کوئی واقعہ ایسا رونما نہیں ہوتا جو اپنے اندر عبرت و نصیحت نہ رکھتا ہو۔ مگر واقعات عالم کو بہت کم لوگ چشم بصیرت سے مطالعہ کرتے ہیں۔ بلکہ اکثر سرسری اور سطحی نگاہیں ڈالی جاتی ہیں۔ یا ان سے اغراض و اغماض کیا جاتا ہے وکاین من ایۃ فی السموٰت والارض یمرون علیہا وھم عنہا معرضون (پ ۱۳ س یوسف ع ۱۲) اور آسمان و زمین میں خدا کی قدرت کی ایسی ایسی نشانیاں ہیں۔ جنپر سے ہو کر لوگ گذر جاتے ہیں۔ اور وہ ان کی کچھ پرواہ نہیں کرتے۔

بے شمار ایسے واقعات وقوع میں آتے ہیں۔ جنسے بین طور پر ثابت ہوتا ہے کہ خوشی و غم رنج و راحت توأم ہیں۔ خدا کے بندے تو آسایش و مصیبت کی حالت میں ہوں تعظیم لامر اللہ اور شفقت علی خلق اللہ سے غافل نہیں ہوتے۔ مگر دنیا دار ہیں کہ آسودگی میں ان امور کی طرف متوجہ ہونے کی فرصت ہی نہیں۔ اور تکالیف و آلام میں تو سرے سے رحمت الٰہی سے مایوس ہو بیٹھتے ہیں۔ واذا انعمنا علی الانسان اعرض ونا بجانبہ واذا مسہ الشر کان یؤسا (پ ۱۵۔ س بنی اسرائیل ع ۹) اور جب ہم انسان کو کوئی نعمت عطا کرتے ہیں تو اعراض سے منہ پھیرتا اور پہلوتہی کرتا ہے۔ اور جب اسکو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو آس توڑ بیٹھتا ہے۔ جہاں کہیں تم جاؤ لوگوں کی حالتیں مختلف و متفاوت پاؤ گے۔ کسی کے ہاں دن عید اور رات شب برات ہے۔ کوئی رات دن مصائب و نوائب میں گرفتار ہے۔ کسی گھر میں مجلس شادی منعقد ہے۔ کہیں صف ماتم بچھی ہے۔ اور کبھی ایسا بھی اتفاق ہوتا ہے کہ ایک ہی گھر میں یکا یک مسرت و ابتہاج اور فرحت و انبساط مبدل بہ رنج و غم اور کرب و ہم ہو جاتی ہیں۔ جیسا کہ گوجرانوالہ میں ۲۰- اور ۲۱- ستمبر کی درمیانی رات کو ایک واقعہ ہائلہ عین شادی و سرور میں وقوع پذیر ہوا۔ جس کے سننے سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ اس رات کو کٹڑہ سردار ہری سنگھ میں شیخ چراغ الدین کی لڑکی کی شادی تھی۔ برات گجرات سے آئی تھی۔ جیسا کہ عام دستور ہے۔ لڑکے لڑکیاں برات دیکھنے کے لئے اُمنڈ آئے۔ اور کوٹھے پر چڑھ کر جلوس کے انتظار میں بیٹھ گئے۔ بالائی منزل پر اطفال و بنات کا جم غفیر تھا۔ اکثر بچے چھجے پر بیٹھے تھے۔ جو گلی کیطرف بڑھا ہوا تھا۔ چھجے کے نیچے مردوں اور عورتوں کا انبوہ کثیر تھا۔ جھنڈو شاہ کے تکیہ سے جلوس تزک و احتشام کے ساتھ نکلا۔ باجے گاجے اور آتشبازی کی آواز سنکر ننھے بچے خوش ہو رہے تھے۔ کہ اب برات قریب آگئی ہے۔ خدا کی قدرت جب برات مکان کے قریب پہونچی تو دفعتاً واحدۃً چھجہ بیٹھ گیا۔ تمام بچے زمین پر گر پڑے۔ کہرام مچ گیا۔ نعرہائے شادمانی مبدل بہ صدائے ہائے وائے ہو گئے۔ کوئی تیس بتیس اطفال و بنات اور پانچ چھ زن و مرد جو چھجے کے نیچے تھے سخت مجروح ہوئے غور کرو ان والدین کو کسقدر حزن و ملال ہوا ہوگا جنکے بچے ابھی ہنستے کھیلتے اپنے اپنے گھروں سے نکلے تھے یا اب پرائے گھر میں خاک و خون میں آلودہ پڑے ہیں۔ کسی کی ٹانگ ٹوٹ گئی ہے۔ کسی کا بازو ٹل گیا ہے۔ کسی کا سر پھٹ گیا ہے۔ کسی کا سارا بدن چور ہو گیا ہے۔ جس لڑکی کی شادی تھی اس کے بھی چوٹیں آئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

تمام محلہ والے اس سانحہ ہوش ربا کے سننے سے جمع ہو گئے شیخ غلام رسول صاحب میونسپل کمشنر اور ان کے والد ماجد میاں مہتاب دین صاحب بھی موقعہ پر موجود تھے انہوں نے کمال شفقت و دلسوزی سے محلہ والوں کی مدد سے زخمی بچوں کو چارپائیوں پر اٹھوا کر ہسپتال میں پہونچایا۔ جہاں سول سرجن صاحب بہادر نے نہایت احتیاط و ترحم سے ان کی مرہم پٹی کی۔ چھ مجروحوں کی حالت نہایت نازک تھی۔ ان کو ہسپتال میں داخل کیا گیا۔ امید ہے خدا کے فضل و کرم اور صاحب سول سرجن بہادر اور ان کے اسسٹنٹوں کی خوب دیکھ داخت اور مناسب معالجہ سے شفایاب ہو جائینگے۔ باقی زخمیوں کی نسبت ان کے گھروں پر تیمارداری کی مناسب تدابیر عمل میں لائی گئیں۔ ہمارے عزیز دوست ڈاکٹر غلام حیدر صاحب جو ایک جوان صالح اور اپنے فن میں ماہر کامل ہیں فرداً فرداً ہر ایک کے مکان پر جاکر بہ نفس نفیس مرہم پٹی کرتے کرتے ہیں اور ہر ایک بچہ اور اس کے والدین کو کمال مواسات سے دلاسا دیتے ہیں۔ صرف یہی نہیں کہ غربا سے فیس نہیں لیتے بلکہ ان کو ادویہ بھی اپنی گرہ سے دیتے ہیں فجزاھم اللہ احسن الجزاء

خان بہادر منشی احمد دین صاحب اعزازی ناظم عدالت فوجداری نے مصیبت زدگان سے بے حد ہمدردی ظاہر فرمائی۔ حکام عالی مقام کو ان کی تابل رحم حالت سے مطلع فرمایا اور طبی امدادوں سے امداد فرمائی۔ شیخ کریم بخش سرائے نے ان غربا کو جو دارالشفاء میں زیر علاج ہیں دودھ پہونچانا اپنے ذمہ لیا۔ اسی طرح دیگر ارباب ہمم اور اصحاب جود و کرم نے اخوان ملت کی عیادت و اعانت میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔ ہم نہایت مسرت و ابتہاج سے اس امر کا اظہار کرتے ہیں کہ گوجرانوالہ میں ہندو مسلمانوں کے تعلقات برادرانہ وطن کے رنج و راحت میں شریک ہوتے ہیں۔ اس مصیبت کے موقعہ پر بھی ادائے حق برادری و ہمسائیگی میں کوتاہی نہیں کیگئی۔ چنانچہ سردار بہادر نرائن سنگھ صاحب ذیلدار و آنریری مجسٹریٹ اور دیوان سنگل سین صاحب نے موقعہ پر تشریف لاکر کمال شفقت و موانست اور ہمدردی و غمخواری کا اظہار فرمایا۔ دیوان صاحب نے غربا کی معنوی امداد بھی فرمائی۔ برادران وطن کا یہ طریق عمل سزاوار تحسین و آفرین اور قابل تشکر و امتنان ہے

اس واقعہ ہائلہ و سانحہ روح فرسا میں ان لوگوں کے لئے جو بصارت کے ساتھ بصیرت بھی رکھتے ہیں بے حد و عد بصیرہ عبر ہیں ان فی ذلک لذکری لمن کان لہ قلب او القی السمع وھو شہید۔

(نور الدین تاجر چرم گوجرانوالہ)

ترکی کا رویہ

قسطنطنیہ کا تار مظہر ہے کہ جرمن کروزر کوئین کا کمانڈر ٹرکی بیڑے کا ہیڈ افسر اعلیٰ مقرر ہوا ہے۔ اور وہ روسی بیڑے پر حملہ آور ہونے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اگرچہ کوئین پر ترکی جھنڈا اڑ رہا ہے۔ تاہم اس کے تمام افسر و خلاصی جرمن ہیں۔ اور جرمن وردیاں پہنے ہیں۔

KHILAFAT LIBRARY

مستریوں سے گفتگو کرتے دیکھا۔ پھر دو تین دفعہ گاڑی کے نزدیک سے گذرے۔ اسکی آنکھوں پر عینک تھی۔ اس کے ساتھ دو تین آدمی اور تھے۔ ۱۲ اسپر کوشش کرنے لگا۔

نور بک ڈپو کی نہایت مفید کتابیں

قدیم ہندوستان کی روحانی تعلیم } ایڈیٹر نور کی جدید تصنیف جس میں مسلمانوں کے آنے سے پہلے ویدوں شاستروں اور رامائن مہابھارت کے مکمل حوالجات سے قدیم ہندوستان کی روحانی تعلیم پر بڑی روشنی ڈالی گئی ہے۔ کتاب کیا ہے ویدک روحانیت کا مرقعہ شاستروں کی تعلیم کا فوٹو۔ رامائن اور مہابھارت کی عکسی تصویر۔ ہندوستان کی چوٹی کے اخبارات نے اس کتاب پر عمدہ ریویو کئے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح (خلیفہ اول) اس کتاب کی نسبت تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے کتاب ہندوستان کی قدیم روحانی تعلیم کو تمام دلچسپی سے پڑھا مجھے بہت پسند آئی۔ کتاب کے مطالعہ سے مجھے بہت خوشی حاصل ہوئی۔ کتاب بہت دلچسپ ہے (خط نور اپریل ۱۰ء) قیمت ۸ر

سومنگلا۔ ایک مذہبی دلچسپ ناول جسمیں روح اور مادہ کی ازلیت ابدیت بکارد تناسخ کی لغویت اور اسکی خوفناک کجباٹیوں اور شرمناک شرمناک نتائج کو کمال دلسوزی سے دکھلایا گیا ہے۔ بہت جلدیں ہاتھوں ہاتھ ایڈیشن صرف چند جلدیں باقی ہیں قیمت ۰۲ر

ہستی باری تعالیٰ کا ثبوت۔ جس میں ایک دہریہ اور خداوند تعالیٰ کی ہستی کے منکر کے دلائل کی کماحقہ تردید کرکے خداوند تعالیٰ کے روشن چہرہ کو منکران خدا کے پیش کرکے انکی آنکھوں کو چکا چوند کیا گیا ہے۔ کتاب ایسی بینظیر اور تائید سے لکھی گئی ہے کہ بڑے بڑے دہریوں کے طلسم ٹوٹ گئے۔ قیمت صرف ۶ر

معیار صداقت۔ جس میں آریہ سماج کے مشہور پرچارک سوامی درشنانند کے ۱۰۰ سوالات کے مکمل جوابات خیکی معقولیت کو دیکھکر خود سوامی درشنانند بھی دم بخود ہو گئے تھے قیمت ۱ر

تدبیر اور تقدیر۔ تدبیر اور تقدیر کے پیچیدہ مسئلہ کو آسانی اور احسن طریقہ سے حل کیا گیا ہے وہ لوگ جو صرف تقدیر پر بھروسہ کرکے ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھے رہتے ہیں انہیں بتلایا گیا ہے کہ تدبیر اور تقدیر کا کیا تعلق ہے۔ کتاب بینظیر اور دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے قیمت صرف ۶ر

جھوک مہدی والی مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔ پنجابی نظم میں تبلیغ سلسلہ کے لئے نہایت مفید ہے قیمت صرف ۔ر

بھارت برکش ایک سنہ پھٹ آریہ کا دندان شکن جواب۔ جس نے اسلام اور بانی اسلام پر محض جھوٹے اور ناپاک الزام لگاکر اہل اسلام کی سخت توہین کی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح (خلیفہ اول) نے اس کتاب کو بہت پسند فرمایا قیمت ۸ر

اقیموا الصلوٰۃ۔ مضمون نام سے ظاہر ہے ایک نومسلم سردار کی تصنیف ہے لکھائی چھپائی اعلےٰ ہر بچہ کے ہاتھ میں یہ کتاب ہونی چاہئے قیمت صرف ۲ر

قرآن کریم کے مکمل نوٹ۔ حضرت خلیفۃ المسیح مولانا نورالدین مرحوم کی قرآن دانی ایک مسلمہ امر تھی۔ احمدی غیر احمدی آریہ اور عیسائی تک بھی آپ کے متبحر علم کے قایل تھے آپ کے درس قرآن کریم کے مکمل نوٹ شروع سے لیکر آخر تک چھپوائے گئے ہیں۔ قیمت صرف للہ

ضرورت زمانہ۔ جس میں آریوں اور عیسائیوں کے ایک صد اعتراضات کے دندان شکن جواب دیئے گئے ہیں۔ لکھائی چھپائی اعلےٰ۔ قیمت صرف ۸ر

رنگین قطعات۔ حضرت اقدس کے اشعار کو لطیف و رنگین کاغذ پر چھپوایا گیا ہے۔ سومن کی نشستگاہ کیلئے اعلیٰ درجہ کی سجاوٹ کا کام دیتا ہے۔ فی عدد ۱

منیجر

اخبار نور قادیان ضلع گورداسپور

پنجاب

KHILAFAT LIBRARY

ڈاکٹر ایس کے برمن کا بنایا ہوا

پین ہیلر

اندرونی درد پیٹ مروڑ اس سے دفع ہوتے ہیں۔ اندرونی بیرونی درد۔ موچ۔ چوٹ سے یا گٹھیا کے سبب جوڑوں میں۔ یا گانٹھوں میں ریاح یا سردی سے کمر۔ کولہا۔ پنجہ۔ گردن وغیرہ میں یا جیسا درد ہو۔ اس کی مالش سے جاتا رہتا ہے۔ ڈاکٹر مسوڑہ کے درد کو فایدہ دیتا ہے

قیمت فی شیشی ۱۲ر محصول ڈاک ۵ر

فہرست جسمیں جنتری اور سارٹیفکیٹ درج ہے بلاقیمت درخواست آنے سے روانہ ہوتی ہے۔ ادویات ہر جگہ دوکانداروں سے ملینگی ورنہ براہ راست کارخانہ سے طلب کیجئے

ڈاکٹر ایس کے برمن کا بنایا ہوا

کلورڈ ڈائین

یہ انگریزوں کی خانگی دوا ہے۔ ریاحی درد۔ مروڑ خواہ کسی صورت سے ہو۔ اسکی ایک دو خوراک سے جاتا ہے اسہال۔ امراض کے دست پیچش کیلئے یہ نہایت مفید دوا ہے ڈاکٹر برمن نے انگلینڈ کے نامی دواخانہ سے بنوائی ہے دیگر قیمتی کلورو ڈائن کے برابر ہے۔ اور قیمت ارزاں ہے

قیمت فی شیشی ۱ر محصول ڈاک ۵

پوری فہرست جس میں جنتری اور سارٹیفکیٹ ہے بلاقیمت روانہ ہوتی ہے ادویات ہر جگہ دوکانداروں سے ملینگی ورنہ کارخانہ سے طلب فرمایئے۔

بچے کو ہمیشہ راحت ہو

طلائے زرین۔ اس کے استعمال سے قوۃ باہ اساک دونوں کو لذت ہوتی ہے اور بعد میں کمزوری نہیں ہوتی۔ یہ بیش قیمت طلا ہم ارزاں ایک شیشی ۸ر کو دیتے ہیں۔

معجون طلسمی جسکے استعمال سے رقت سرعت جریان کمی باہ رفع ہو کر اعلےٰ درجہ کی قوۃ باہ پیدا ہوتی ہے اور جسم توانا ہو جاتا ہے قیمت ۱ طلا۔ طلسمی یہ طلا ان لوگوں کو فایدہ دیتا ہے جو اپنی قوت زایل کر چکے ہوں خواہ کسی باعث سے ہو اعصاب وغیرہ اسکے استعمال طاقتور ہو جاتے ہیں قیمت فی شیشی ۱ر

سرمہ سلیمانی۔ اسکے استعمال سے دہندہ جلا۔ بھولا۔ ضعف بصارت موتیابند وغیرہ کو بہت جلد دور کرتا ہے قیمت فیتلہ ۸ر

منجن دندان۔ دانت اور مسوڑوں کی تمام بیماریوں کو رفع کرکے دانت مثل گوہر ابدار بنا دیتا اسی منجن کا کام ہے قیمت فیتکس ۱ر

حکیم محمد حسین اللہ حکیم سرفراز حسین مالک شفاخانہ احمدیہ بلیدگیٹ ضلع دہلی

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ